تصنیفاتِ رشادی: (۳)

ہم ماہِ رمضان میں
کیسے رہیں......؟

مولانا غیاث احمد رشادی

ناشر

مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ ۔۶۷۵،

واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد۔فون وفیاکس: 040-24551314

ویب سائٹ: www.rashadibooks.com

ای میل garashadi@gmail.com

مصنف سے تحریری اجازت کے بعد اس کتاب کی اشاعت کی اجازت ہے

نام کتاب	ہم ماہِ رمضان میں کیسے رہیں؟
مؤلف	مولانا غیاث احمد رشادی
صفحات	......۵۶......
ساتواں ایڈیشن	اگست ۲۰۰۶ء شعبان ۱۴۲۷ھ
تعداد اشاعت	ایک ہزار
ٹائٹل وکمپیوٹر کمپوزنگ	محمد مجاہد خان، رشادی کمپیوٹر سنٹر، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد۔فون: 9985359583
قیمت	Rs.15/- روپئے

ناشر

مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر اسوسی ایشن، رجسٹرڈ۔۶۷۵

متصل مسجد الفلاح، واحد نگر، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد، انڈیا۔فون 24551314، سیل:9849064724

ویب سائٹ: www.rashadibooks.com

ای میل: garashadi@gmail.com

ملنے کے پتے

- مکتبہ سبیل الفلاح ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر اسوسی ایشن، قدیم ملک پیٹ، حیدرآباد- فون:24551314
- دکن ٹریڈرس، مغل پورہ، حیدرآباد-
- کمرشیل بک ڈپو، چارمینار، حیدرآباد -
- ہدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرس، پرانی حویلی روڈ، حیدرآباد-
- ہندوستان پیپرایمپوریم مچھلی کمان، حیدرآباد-
- فرید بک ڈپو، نئی دہلی، ممبئی، مدراس-
- رشادی بک سنٹر، مسجد باگ سوار، مجسٹک، بنگلور-
- کلاسک آٹومٹیو، 324، سی۔ایم۔ایچ۔روڈ، اندرانگر، بنگلور-
- محمد مجاہد خان، نزد مسجد اکبری، اکبر باغ، ملک پیٹ۔ فون:9985359583

فہرست مضامین

حرف اولین	۴	معتکف کی شرعی ضروریات	۳۲
مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی	۴	مکروہات اعتکاف/جن صورتوں میں اعتکاف توڑ سکتے ہیں	۳۳
رمضان شریف اور قرآن مجید	۵	شب قدر/شب قدر میں کوتاہیاں	۳۴
ماہِ رمضان کی خصوصیات	۶	تلاش شب قدر/دعاء خاص/صدقہ فطر	۳۵
اے نیکی کے طالب آگے بڑھ	۷	صدقہ فطر میں کوتاہیاں	۳۷
ماہِ رمضان میں حضور ﷺ کی حالت	۸	صلہ اور انعام کی رات/نماز عید میں کوتاہیاں	۳۸
رمضان کا پہلا دن/روایت ہلال	۹	چالیس حدیثیں/نبی کریم ﷺ کا رمضان کا اہتمام فرمانا	۴۰
چاند دیکھنے میں کوتاہیاں	۱۰	رمضان کی برکتوں کا اثر	۴۰
چاند دیکھ کر یہ دعاء پڑھیے/تراویح	۱۱	روزہ داروں کیلئے جنت کا خصوصی دروازہ	۴۱
تراویح میں کوتاہیاں	۱۲	روزہ کا خصوصی ثواب/رمضان میں خیر کی توفیق	۴۲
سحری	۱۴	روزہ اور قرآن کریم کی سفارش	۴۳
سحری میں کوتاہیاں	۱۵	روزہ دار کی دعاء رَد نہیں ہوتی	۴۴
روزہ	۱۶	رمضان میں پیغمبر علیہ السلام کا جود و کرم	۴۴
روزہ کا حقیقی مقصد	۱۷	رمضان کا استقبال میں جنت کی آرائش	۴۴
روزے کے درجات	۱۸	سحری کی فضیلت/افطار میں جلدی کرنے کا حکم	۴۵
روزہ داروں کا صلہ	۱۸	کھجور یا پانی سے افطار کا حکم	۴۶
روزہ کے مثل کوئی عمل نہیں	۱۹	روزہ دار کو افطار کرانے کا ثواب	۴۶
ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است	۱۹	روزہ کے دوران ناجائز امور سے اجتناب نہ کرنا	۴۷
ایسا روزہ رکھیے/روزہ کی خاص شان	۲۰	روزہ کی حالت میں زبان کی حفاظت کا اہتمام	۴۷
روزہ کی خاص جزا	۲۱	روزہ میں غیبت کے نحوست	۴۷
روزہ میں ریا کاری نہیں	۲۲	روزہ میں بھول کر کھا، پی لینا	۴۸
روزہ آدھا صبر ہے	۲۲	روزہ میں مسواک کرنا/رمضان کے روزہ کی تلافی نہیں ہوسکتی	۴۹
روزہ اور قرآن مجید	۲۳	سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت/روزہ سے تندرستی میں اضافہ	۵۰
روزہ کی حالت میں کوتاہیاں	۲۳	روزہ جہنم سے بچاؤ کیلئے ڈھال ہے	۵۰
افطار کی حقیقت	۲۵	روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے/روزہ بے نظیر عبادت ہے	۵۱
افطار کس چیز سے کریں؟	۲۶	روزہ کا عظیم الشان فائدہ	۵۱
افطار کے وقت کیا دعاء پڑھیں	۲۷	روزہ سے گناہوں کا کفارہ/افطار کے وقت جہنم سے آزادی	۵۲
افطاری میں کوتاہیاں	۲۷	رمضان میں لاکھوں افراد کی جہنم سے خلاصی	۵۳
اعتکاف/حالت اعتکاف کا ایک حکم	۲۹	جو رمضان کی برکت سے محروم رہ جائے وہ مستحق بددعاء ہے	۵۴
رمضان اور اعتکاف	۳۰	افطار کے مسنون کلمات/افطار کی دعاء	۵۵
اعتکاف میں کوتاہیاں/اعتکاف سے متعلق	۳۱	رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کا اہتمام	۵۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف اولین

جس طرح جسمانی صحت کے لیے ایک طرف دوا اور دوسری طرف پرہیز کا طریقہ اختیار کیا جاتا ہے اسی طرح روحانی صحت کے لئے بھی دوا اور پرہیز ہی کا طریقہ تجویز کیا جاتا ہے، قرآن مجید اور احادیث شریفہ سے جتنے فرائض، واجبات، سنن اور نوافل کی تاکید و ترغیب ثابت ہے وہ بمنزلۂ دوا ہیں جن سے روح کو قوت اور طاقت نصیب ہوتی ہے اور جتنے حرام، ناجائز، مکروہ وغیرہ سے بچنے اور دور رہنے کا حکم قرآن مجید اور احادیث شریفہ میں ہے وہ بمنزلۂ پرہیز ہیں جن سے روح کو امراض سے نجات ملتی ہے۔

آج کل افراد امت کی عموماً حالت یہ ہے کہ ایک طرف وہ عبادت، اطاعت اور نیک کام انجام دیتے ہیں تو دوسری طرف گناہوں اور کوتاہیوں میں بھی برابر کے شریک رہتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ جب مریض حکیم کے ایک مشورہ پر عمل کرتے ہوئے دوا استعمال کرتا ہے اور پرہیز کرنے سے متعلق جو مشورہ ہے اس پر دھیان نہیں دیتا تو صحت میں اضافہ کے بجائے بیماری میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔ یہی حال ہماری روحانی حالت کا ہے کہ مسجد کے ماحول میں عبادت، اطاعت، تلاوت، ذکر و اذکار میں مصروف رہ کر اللہ سے اپنا تعلق مضبوط کر لیا تھا کہ اتنے میں شیطان کے اڈوں اور گھروں کے حیا سوز ماحول میں آیا تو اس تعلق میں کمزوری آ گئی اور صحت بیماری میں تبدیل ہو گئی۔ غور کریں تو کبھی کبھی اس بات کا احساس بھی ہو جاتا ہے اور ہم لطف عبادت سے محرومی بھی محسوس کرتے ہیں۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

آئیے اسی احساس کے ساتھ متوجہ ہو جائیں اور صحت روحانی حاصل کرنے کا جو موسم بہار آ رہا ہے تو کچھ اپنی زندگی کا جائزہ لیں کہ کن کوتاہیوں اور گناہوں نے ہماری توجہات کو منقسم کر دیا ہے؟ اور یہ عہد کریں کہ اس سنہری موقع کو غنیمت جانتے ہوئے عبادات و طاعات میں جان توڑ کوشش کریں گے اور کوتاہیوں سے پوری طرح پرہیز کریں گے۔ یہی احساس آج سے چھ سال قبل اس کتاب کے وجود میں آنے کا سبب بنا۔ چنانچہ اس کتاب کا پہلا ایڈیشن ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا، اس کے بعد مسلسل اس کے ایڈیشن شائع ہوتے رہے، اللہ کے فضل و کرم سے اس کتاب کو کافی مقبولیت حاصل ہوئی اور ماہ رمضان المبارک میں عوام و خواص ہر سال استفادہ کرتے ہیں، الحمد للہ رمضان کی آمد سے قبل ہی اس کتاب کو طلب کیا جاتا ہے۔

اُمید ہے کہ قارئین اس کتاب میں موجود خامیوں کی اطلاع مکتبہ کے پتے پر دیں گے اور مصنف کو شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔

غیاث احمد رشادی

رمضان شریف اور قران مجید

شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن هدی للناس و بینات من الهدی و الفرقان O

ماہ رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید بھیجا گیا جس کا وصف یہ ہے کہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے اور یہ قرآن حق و باطل کے درمیان فرق کو واضح کرتا ہے منجملہ ان کتب کے جو (ذریعہ) ہدایت (بھی) ہیں اور (حق و باطل میں) فیصلہ کرنے والی ہیں'' (۱۸۵۔البقرہ)

رمضان رمض سے ماخوذ ہے جس کے لغوی معنی حرارت (گرمی) کے ہیں چونکہ روزہ معدہ کو بھوک سے گرم کر دیتا ہے یا یہ کہ روزہ گناہوں کو جلا دیتا ہے اس لئے اس روزہ والے مہینہ ہی کو رمضان کہا جاتا ہے۔

ماہ رمضان کو صرف رمضان نہ کہو اس لئے کہ رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے اگر چہ کہ رمضان کہنے کا جواز ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ شہر رمضان کہا جائے۔

سورۂ بقرہ کی ۱۸۳ آیت میں روزہ رکھنے کا حکم دیتے ہوئے یوں کہا گیا تھا کہ **ایاما معدودات** تھوڑے دنوں (روزہ رکھ لیا کرو) وہ تھوڑے دن کونسے ہیں یہ سوال باقی ہی تھا کہ اس کے فوراً بعد روزہ رکھنے کے ان ایام کی تعیین بھی اس آیت میں کی گئی وہ تھوڑے دن جن میں روزے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے ماہ رمضان ہے جس میں ایسی برکت ہے کہ اس کے ایک خاص حصہ یعنی شب قدر میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر قرآن مجید بھیجا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ماہ رمضان کو اپنے کلام کے نازل کرنے کے لئے مخصوص کر لینا اس حقیقت کی واضح دلیل ہے کہ ماہ رمضان بہت بابرکت اور ذی رحمت مہینہ ہے۔

مسند احمد میں حضرت واثلہ بن الاسقعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفے رمضان کی پہلی تاریخ میں نازل ہوئے۔ اور تورات چھ رمضان میں، انجیل تیرہ رمضان میں اور قرآن مجید چوبیس رمضان میں نازل ہوا اور حضرت جابرؓ کی

روایت میں یہ بھی ہیکہ زبور بارہ رمضان میں اور انجیل اٹھارہ رمضان میں نازل ہوئی۔

قرآن مجید کے علاوہ دوسری آسمانی کتابیں اور صحیفے مذکورہ تاریخوں میں پوری کی پوری انبیاء کرام علیھم السلام پر نازل ہوئیں مگر قرآن مجید کے نزول کی خصوصیت یہ ہیکہ ماہ رمضان کی ایک رات میں پورا کا پورا قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل کیا گیا مگر حضور ﷺ پر تیئیس سال کے عرصہ میں رفتہ رفتہ اس کلام الٰہی کا نزول ہوا۔

ماہ رمضان کی خصوصیات

عن ابی ھریرہؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ اذا دخل رمضان فتحت ابواب الجنة و غلقت ابواب جهنم و سلسلت الشياطين و فی رواية ابواب الرحمة (بخاری و مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں اور ایک روایت میں بجائے ابوابِ جنت کے ابوابِ رحمت کا لفظ ہے

ماہِ رمضان جب آتا ہے صالح اور اطاعت شعار بندے اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت میں مصروف ومشغول ہوجاتے ہیں۔ ماہ رمضان میں دن کے اوقات قرآن مجید کی تلاوت اور ذکر میں گزارتے ہیں اور راتوں کا بڑا حصہ تراویح، تہجد، دعا واستغفار وغیرہ میں بسر کرتے ہیں ان نیک اعمال کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عام دنوں میں جو گناہ سرزد ہوجاتے تھے ان میں کمی ہوجاتی ہے یا بالکل ہی گناہ نہیں ہوتے، بندوں کے ان نورانی اعمال کو دیکھ کر رحمت الٰہی جوش میں آتی ہے اور ان مخلص اور سعادت مند ایمان والوں کے لئے جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے ان پر بند کردیئے جاتے ہیں اور شیاطین ان کو گمراہ کرنے سے عاجز اور بے بس ہوجاتے ہیں۔

ابوابِ جنت کے کھل جانے اور ابوابِ دوزخ کے بند ہوجانے اور شیاطین کے قید کئے

جانے کی بشارت کا تعلق صرف ان ایمان والوں سے ہے جو رمضان مبارک میں بھلائی کی طرف دوڑتے ہیں اور رمضان کی رحمتوں اور برکتوں سے مستفید ہونے کے لئے عبادات اور طاعات کو اپنا شغل بنا لیتے ہیں۔ رہے وہ خدا ناشناس، خدا فراموش اور غفلت کا شکار لوگ جن کے اعمال اور عادات میں رمضان کے باوجود کوئی تبدیلی نہیں آتی، جو سال کے بارہ مہینے بھی شیطان کی پیروی پر راضی ہوں اور اسی کے نقش قدم پر چلنے لگے ہوں اور رمضان کی آمد کے باوجود انہوں نے اپنے آپ کو نہ بدلا ہو تو ظاہر ہے کہ انہیں محرومی کے سوا اور کیا ملے گا؟

اے نیکی کے طالب آگے بڑھ

عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا کان اول لیلة من شھر رمضان صفدت الشیاطین و مردة الجن و غلقت ابواب النار فلم یفتح منھا باب و فتحت ابواب الجنة فلم یغلق منھا باب و ینادی منادیا یا باغی الخیر اقبل و یا باغی الشر اقصر وللّٰہ عتقاء من النار و ذالک کل لیلة (ترمذی و ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے سارے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا اور جنت کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اس کا کوئی دروازہ بھی بند نہیں کیا جاتا اور اللہ کا منادی پکارتا ہے کہ اے خیر اور نیکی کے طالب قدم بڑھا اور اے بدی اور بدکاری کے شائق! رُک آگے نہ آ اور اللہ کی طرف سے بہت سے گناہ گار بندوں کو دوزخ سے رہائی دی جاتی ہے اور یہ سب رمضان کی ہر رات میں ہوتا رہتا ہے۔

اس حدیث کے ابتدائی مضمون کے سلسلہ میں پچھلی حدیث میں تفصیل بیان کی گئی البتہ اس کے آخری مضمون سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ملا اعلیٰ سے اللہ تعالیٰ کے منادی کی اس پکار پر غور کیا جائے کہ رمضان کی آمد پر ساری انسانیت جو نیکی اور بدی دو حصوں میں منقسم ہے ان میں

سے ہر ایک کو یوں ندا دی جاتی ہے کہ اے وہ شخص جو نیکی کا طلبگار ہے اس ماہ مقدس میں نیکی کی طرف اپنے قدم کو بڑھا دے یہ زرین اور سنہری موقع ہے اپنے رب کو راضی کرنے اور اپنے حقیقی پروردگار کی رحمت و مغفرت کو پانے کا، چنانچہ اسی ندا کا اثر ہم ماہ مقدس میں محسوس کرتے ہیں کہ اہل ایمان نیکیوں اور بھلائیوں میں لگ جاتے ہیں یہاں تک کہ بہت سے آزاد خیال مسلمان بھی رمضان میں اپنی گیارہ مہینوں کی روش میں تبدیلی لاتے ہیں اور اپنے اوقات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں لگاتے ہیں۔

اور دوسرا اعلان اللہ کے منادی کا ہوتا ہے کہ اے بدی اور بدکاری کے شائق! رُک جا، آگے نہ آ، جو لوگ رمضان کی آمد کے باوجود اس کے احترام کو بالائے طاق رکھتے ہیں اور نڈر اور بے خوف ہو کر نافرمانیوں اور گناہوں میں مبتلا رہتے ہیں ان کے لئے یہ آواز ان کی محرومی کی اطلاع دے رہی ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہمیں اس کی مغفرت اور جنت کے شوق میں کوشش و جد و جہد کرنے کی توفیق بخشے۔ (آمین)۔

ماہ رمضان میں حضور ﷺ کی حالت

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال کان رسول اللّٰہ ﷺ اجود الناس بالخیر و کان اجود ما یکون فی رمضان کان جبرئیل یلقاہ کل لیلۃ فی رمضان یعرض علیہ النبی القرآن فاذا لقیہ جبرئیل کان اجود باالخیر من الریح المرسلہ (بخاری ومسلم)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خیر کی بخشش اللہ کی مخلوق کی نفع رسانی میں اللہ کے سب بندوں سے فائق تھے اور رمضان المبارک میں آپ ﷺ کی یہ کریمانہ صفت اور زیادہ ترقی کر جاتی تھی، رمضان کی ہر رات میں جبرئیل امین آپ ﷺ سے ملتے تھے اور آپ ﷺ ان کو قرآن مجید سناتے تھے تو جب روزانہ جبرئیل امین آپ ﷺ سے ملتے تو آپ کی اس کریمانہ نفع رسانی اور خیر کی بخشش میں اللہ کی بھیجی ہوئی ہواوں سے بھی زیادہ تیزی آجاتی تھی حضور ﷺ سخی، فیاض، مجسم رحمت، جواد، اللہ کی مخلوق کو نفع پہنچانے والے اور بھلائی کی کوشش

کرنے والے تھے اور جب رمضان آجاتا تو ان کریمانہ صفات میں اور اضافہ ہوجاتا تھا اور عام دنوں سے زیادہ فیاض اور بھلائی فرماتے تھے اور دوسری خصوصیت ماہ رمضان میں یہ ہوتی تھی کہ اللہ کے خاص پیغام رساں حضرت جبرئیل امینؑ رمضان کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملتے تھے اور رسول اللہ ﷺ ان کو قرآن مجید سناتے تھے۔

نبی رحمت ﷺ کی اس غیر معمولی سنت پر ہم سب کو عمل کرتے ہوئے غریبوں ، تنگدستوں ، محتاجوں ، یتیموں ، بیواوں ، مقروضوں ، نوکروں اور پریشان حال لوگوں پر سخاوت ، الفت ، محبت اور ایثار کا معاملہ کرنا چاہیے۔حدیث میں ہے کہ جو شخص اس ماہ مقدس میں اپنے غلام سے کام لینے میں تخفیف (نرمی) کا معاملہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادیں گے اور اس کو دوزخ سے رہائی (آزادی) دیں گے۔

رمضان کا پہلا دن

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت رمضان کے لئے شروع سال سے سجائی جاتی ہے چنانچہ جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے اور جنت کے پتوں پر سے گزر کر حور عین سے گزرتی ہے تو وہ کہتی ہیں کہ اے ہمارے رب! اپنے بندوں میں سے ہمارے لئے ازواج (شوہریں) بنا دیجئے جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ہم سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

وہ مومن و مسلمان جو اللہ کی بنائی ہوئی اخروی نعمتوں پر ایمان و یقین رکھتے ہیں وہ اس قبیل کی بشارتوں کو سن کر اپنی عبادات و طاعات میں اضافہ کرتے جاتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کی ان بیش بہا نعمتوں کے مستحق بن جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہمارے اندر وہ شوق و ذوق عطا فرمائے جو ذوق وشوق اس مبارک مہینہ میں صحابۂ کرام اور اولیاء کرام میں موجود تھا۔

رویت ہلال

شریعت اسلامی میں ماہ رمضان کا پالینا تین طریقوں سے ثابت ہوتا ہے کہ خود رمضان کا چاند دیکھ لے ، دوسرے یہ کہ کسی معتبر و مستند گواہی سے چاند دیکھنا ثابت ہوجائے ، تیسرے یہ کہ پہلی صورتیں نہ

پانے کی صورت میں ماہ شعبان کے تیس روزے پورے کرنے کے بعد ماہ رمضان شروع ہوجائے گا۔

ماہ شعبان کی انتیسویں تاریخ کی شام کو اگر ابر وغیرہ کے سبب چاند نظر نہ آئے اور کوئی شرعی شہادت بھی چاند دیکھنے کی نہ پہنچے تو شریعت میں اگلا روز یوم الشک (شک کا دن) کہلائے گا۔اس لئے کہ اس میں دونوں احتمال ہیں کہ حقیقت میں چاند ہوگیا ہومگر مطلع صاف نہ ہونے کی وجہ سے نظر نہ آیا ہواور یہ بھی ممکن ہے کہ چاند ہی مطلع پر نہ آیا ہولہٰذا اس شک کے دن روزہ رکھنا واجب نہیں بلکہ مکروہ ہے حدیث میں اس کی ممانعت آئی ہے تاکہ فرض اور نفل میں التباس نہ پیدا ہوجائے رویت ہلال کے سلسلہ میں مقامی رویت ہلال کمیٹی جو فیصلہ کرے عوام بہرحال اس فیصلہ کے پابند ہیں۔

چاند دیکھنے میں کوتاہیاں

حضور ﷺ صحابۂ کرام اور اسلاف سے شعبان اور رمضان کے چاند دیکھنے کا خصوصی اہتمام منقول ہے۔مگراس کے باوجود چاند دیکھنے کا آج کل عوام وخواص اہتمام نہیں کرتے اور روز بروز اس میں غفلت بڑھتی جارہی ہے۔

بعض لوگ رمضان اور عید کے چاند کو کیلنڈر پر تلاش کرتے ہیں کیلنڈر کی تاریخ پر بعض کو یقین کامل رہتا ہے کہ فلاں تاریخ ہی کو رمضان شروع ہے اور فلاں تاریخ ہی کو عید ہے حالانکہ کیلنڈر کی تعیین کردہ تاریخ کا چاند کے موافق ہونا ضروری نہیں ہے۔مشاہدہ ہے کہ بارہا کیلنڈر کی تعیین کردہ تاریخ چاند کے خلاف نکلی ہے۔بعض لوگ دوسرے ممالک کی رویت کو بنیاد بنا کر اپنے ملک میں اسی کے موافق عمل کرنے پر مصر رہتے ہیں حالانکہ اپنے ملک کے لئے دوسرے ملک کی رویت کو بنیاد بنانا درست نہیں ہے۔بعض لوگ مزاحا کہہ دیتے ہیں کہ ''وہ دیکھو چاند'' حالانکہ حقیقتاً نظر نہیں آتا ایسے افراد کو جان لینا چاہیے کہ مذاق میں بھی جھوٹ بولنا جائز نہیں ہے خصوصاً چاند کی رویت کا مسئلہ بڑا نازک ہوتا ہے ایسے موقعوں پر مذاق کرنے اور جھوٹ بولنے سے سنگین مفاسد پیدا ہوجاتے ہیں۔ بعض لوگ چاند کی ہیئت کو دیکھ کر کہ چاند قدرے موٹا ہے یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ کل کا چاند ہے اس قسم کے جملوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔اس سے خواہ مخواہ شکوک وشبہات اور وساوس پیدا ہوجاتے ہیں

چاند دیکھ کر یہ دعا پڑھیے

چاند یقیناً خوشیاں لاتا ہے چاہے وہ رمضان کا ہو یا شوال کا لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ مسرت وشادمانی میں اس قدر منہمک ہوجائیں کہ مسنون ومستحب اعمال کو فراموش کردیں یہ سب جانتے ہیں کہ چاند دیکھ کر دعا پڑھنی چاہیے مگر اکثر اس مسنون عمل میں کوتاہی اورغفلت کرتے ہیں اگرچہ کہ چاند دیکھ کر دعا پڑھنا فرض یا واجب نہیں لیکن کیا مسنون ومستحب کا مطلب یہ ہے کہ اس کی طرف توجہ نہ دی جائے۔ چاند دیکھ کر یہ دعاء پڑھئیے۔

اللھم اھلہ علینا بالامن والایمان و السلامة والاسلام ربی وربک اللّٰہ O

اے اللہ! ہم پر اس چاند کو امن، ایمان، خیریت اور اسلام کیساتھ نکالنا (اے چاند) میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

تراویح

عن ابی ھریرہؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ من صام رمضان ایمانا و احتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه و من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه و من قام لیلة القدر ایمانا و احتسابا غفرله ما تقدم من ذنبه (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ رمضان کے روزے ایمان واحتساب کے ساتھ رکھیں گے ان کے سب پچھلے گناہ معاف کردئے جائیں گے اور ایسے ہی جو لوگ ایمان واحتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں نوافل (تراویح وتہجد) پڑھیں گے ان کے بھی سب پچھلے گناہ معاف کردئے جائیں گے اوراسی طرح جو لوگ شب قدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ نوافل پڑھیں گے ان کے بھی سارے پچھلے گناہ معاف کردئے جائیں گے۔

جس طرح بغیر روح اور قلب کے جسم بے جان اور کھوکھلا ہوتا ہے اسی طرح ایمان و احتساب کے بغیر ہمارے اعمال بھی کھوکھلے ہوتے ہیں اسی لئے ماہ رمضان کے قیام وصیام وغیرہ میں ایمان واحتساب کی شرط لگائی گئی ایمان واحتساب کا مجموعی مطلب یہ ہے کہ جو بھی نیک عمل کیا جائے اس عمل میں اللہ اور رسول کو ماننا ،ان کے وعدوں اور وعیدوں پر یقین لانا اور ان اعمال کے بدلہ جواجر وثواب ملنے والا ہے اس کی امید اور حرص ہونا اس کے علاوہ اور کوئی دوسرا جذبہ اور مقصد نہ ہونا، یاد رہے کہ انہی جذبات کے ذریعہ بندہ کا تعلق اپنے رب سے مضبوط ہوتا ہے۔

مذکورہ حدیث میں تین اعمال کو الگ الگ ذکر فرما کر تینوں کا نتیجہ بیان فرمایا گیا کہ ان کے سارے پچھلے (صغیرہ) گناہ معاف کردیے جائیں گے۔

رمضان اور قرآن کے عنوان سے آیت قرآنی کی روشنی میں جو باتیں ہم نے لکھی ہیں ان سے یہ حقیقت واضح ہوگئی تھی کہ رمضان کا قرآن مجید سے کتنا گہرا تعلق ہے اسی لئے رمضان کی راتوں میں اللہ کے حضور ٹھہر کر اس مقدس کلام الٰہی کی تلاوت کا سلسلہ دور صحابہ سے آج تک مسلسل جاری ہے اور تا قیامت جاری رہے گا۔

تراویح میں کوتاہیاں

تراویح سے متعلق بھی کچھ کوتاہیاں موجودہ معاشرہ میں موجود ہیں جن کا اظہار ضروری ہے تا کہ ان غفلتوں سے ہم کنارہ کشی اختیار کرلیں۔

عموماً لوگ ایسے حافظ کو پسند کرتے ہیں جو منٹوں میں تراویح پڑھا دے خواہ تجوید وترتیل کا لحاظ ہو یا نہ ہو، سامعین کو سمجھ میں آئے یا نہ آئے، یہ جان لینا ضروری ہے کہ تلاوت قرآن کے لئے تجوید لازمی ہے جو کوئی تجوید کا لحاظ کئے بغیر تلاوت کرے گا وہ گناہ گار ہوگا خصوصاً ایسی تلاوت جس میں حروف کٹتے ہوں اور مخارج کی ادائیگی نہ ہوتی ہو تو ایسی تلاوت ناجائز اور لعنت کا ذریعہ ہے۔

رُبَّ قَارِئٍ يَقْرُا الْقُرْآنَ وَالْقُرْآنُ يَلْعَنُه بہت سے قرآن پڑھنے والے قرآن پڑھتے ہیں اور حالت یہ ہوتی ہے کہ قرآن خود ان پر لعنت کرتا ہے، کیا یہ عقلمندی کی بات ہے کہ

تراویح سے جلد فارغ ہونے کی غرض سے گناہ گار ہوجائیں اور لعنت کے مستحق بن جائیں۔

بعض حفاظ تراویح میں اس قدر جلدی کرتے ہیں کہ رکعت باندھتے ہی قرات شروع کرتے ہیں اور مقتدی اس سوچ میں رہ جاتا ہے کہ حافظ صاحب نے ثنا کب پڑھی ہوگی؟ علاوہ ازیں رکوع اور سجدے کی تسبیحات بھی پوری طرح پڑھی نہیں جاتیں، جس طرح فرائض میں رکوع اور سجدہ اطمینان سے کیا جاتا ہے تراویح میں بھی اس کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

بعض جگہ تراویح کی چار رکعتوں کے بعد اتنا وقفہ نہیں دیا جاتا کہ مقتدی ذکر و دعا اطمینان سے کرسکیں یا پانی پی سکیں اس دوران جو چیزیں سنت کے خلاف مروجہ ہیں ان کو بھی ترک کر دینا چاہیے اس کی ذمہ داری مسجد کے منتظمین پر ہے کہ اگر کوئی بدعت رائج رہے گی تو باوجود علم وقدرت ہونے کے نہ روکنے کا وبال انہیں پر رہے گا۔

بعض جگہ داڑھی مونڈھنے والے یا یکمشت سے داڑھی کم ہونے کی صورت میں اس کو کتروانے والے حافظ کو تراویح میں امام بنالیا جاتا ہے ایسے ابن الوقت حافظوں کو جو صرف رمضان میں داڑھی رکھتے ہوں امامت کا یہ عظیم مقام دینا نہیں چاہیے، بعض حفاظ گیارہ مہینے تو غیر شرعی حالت میں رہتے ہیں اور رمضان کے آتے ہی ان کا لباس اور ان کی حالت بالکل شرعی ہوجاتی ہے اور لوگ ایسے ابن الوقت حافظوں کو امام بنا دیتے ہیں ایسی دورنگی اختیار کر لینے والا حافظ امامت کے اس عظیم منصب پر کس طرح فائز ہوسکتا ہے؟

ایسے امام کے پیچھے پورا قرآن مجید سننے سے بہتر تو سورۃ الفیل سے تراویح پڑھنا ہی بہتر ہے۔

بعض جگہ تراویح میں لوگ ہر پہلی رکعت میں امام کے رکوع میں جانے تک بیٹھے رہتے ہیں اور جیسے ہی امام کے رکوع میں جانے کا وقت آتا ہے تو دوڑ کر نماز میں شریک ہوجاتے ہیں حالانکہ یہ بالکل غلط طریقہ ہے اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔

بعض حفاظ اپنی تراویح مکمل کر کے دوسری مسجدوں میں تراویح پڑھنے کے لئے اس غرض سے جاتے ہیں کہ وہاں کے حافظ صاحب کی غلطیاں پکڑیں اس مقصد سے جانا اور تجسس (جاسوسی) کرنا سراسر شیطانی عمل ہے۔

بعض لوگ قرآن کی تکمیل کے وقت شیرینی تقسیم کرنے کو لازم قرار دیتے ہیں اس کو اس طرح لازم سمجھنا اور ہر حال میں عمل کرنے کو ضروری سمجھنا اور اس کے زبردستی چندہ کرنا اور اس عمل کے ترک کرنے کو گناہ سمجھنا بدعت ہے۔

سحری

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکة (بخاری ومسلم)

''حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحری کیا کرو اس لئے کہ سحری میں برکت ہے''

عن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم فضل ما بین صیامنا و صیام اھل الکتاب اکلة السحر (مسلم)

''حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزے کے درمیان جو فرق ہے وہ سحری کھانا ہے (کہ ہم سحری کھا کر) روزہ رکھتے ہیں اور وہ سحری کے بغیر روزہ رکھتے ہیں''

عن العرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ قال دعانی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان فقال ھلم الی الغداء المبارک O

''عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے کے لئے یہ فرماتے ہوئے بلایا کہ آؤ مبارک کھانا کھاؤ''

مذکورہ تینوں حدیثوں سے سحری کھانے کی اہمیت اور افادیت معلوم ہوتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے کا حکم فرمایا اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ اس میں برکت ہے کہ اس سحری کی برکت سے روزہ دار کو قوت ملتی ہے اور حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے مبارک کھانے کی طرف یہ کہہ کر بلایا کہ آؤ مبارک کھانا کھاؤ۔

استعینوا بمقایلة النهار علی قیام اللیل و باکل السحور علی صیام النهار O

”تقویت حاصل کرو دن کے قیلولہ سے رات کے قیام پر اور رات کی سحری سے دن کے صیام پر“

مذکورہ تینوں حدیثوں سے سحری کھانے کی اہمیت اور اس کی افادیت معلوم ہوتی ہے۔

حضور ﷺ نے سحری کھانے کا حکم فرمایا اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ اس میں برکت ہے اس سحری کی برکت سے روزہ دار کو قوت ملتی ہے حضور ﷺ تو اپنی پیاری اُمت کو سحری کے وقت کھانے کی ترغیب دے رہے ہیں مگر آج کل کتنے لوگ ایسے ہیں جو محض کاہلی کی وجہ سے سحری ہی نہیں کھاتے رسمی طور پر ایک گھونٹ پانی پی لیتے ہیں حالانکہ اللہ اور اس کے رسول کا منشا یہ نہیں ہے۔ حضور ﷺ نے تو سحری نہ کھانے کو یہودیوں کا طریقہ قرار دیا کہ یہودی روزہ تو رکھتے ہیں مگر سحری نہیں کھاتے۔

سحری میں کوتاہیاں

بعض لوگ آدھی رات ہی کو سحری کھا کر سو جاتے ہیں ہمارے ہندوستان میں تو ایسا بہت کم ہوتا ہے مگر دوسرے ممالک میں خصوصاً عرب ممالک میں یہ بات عام ہے اس لئے کہ وہ تراویح کے بعد خرید وفروخت اور کھیل کود وغیرہ میں مصروف ہو جاتے ہیں اور یہ سلسلہ آدھی رات تک چلتا رہتا ہے پھر جب سیر وتفریح وغیرہ سے فارغ ہو جاتے ہیں تو تقریبا ایک دو بجے سحری کھا کر سو جاتے ہیں اس قدر تاخیر سے سو جانے کی وجہ سے نماز فجر سے بھی محروم ہو جاتے ہیں سحری میں تاخیر ہونی چاہیے تاخیر کا یہ مطلب نہیں کہ صبح صادق کے بعد کھائیں بلکہ اس سے کچھ دیر پہلے فارغ ہوں تاکہ سنت کے مطابق ہماری سحری ہو جائے۔

بعض لوگ سحری کے بعد جب سو جاتے ہیں تو ان سے نماز فجر بھی چھوٹ جاتی ہے جنہیں اس بات کا خوف ہو کہ وہ سحری کے بعد سو جائیں تو اٹھ نہ سکیں گے انہیں بجائے سونے کے نماز تک تلاوت یا ذکر واذکار یا کسی علمی کام میں مشغول رہنا چاہیے تاکہ فجر کی نماز سے محرومی نہ ہو۔

بعض لوگ سحری میں انڈا کھانے کو مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا کوئی مسئلہ فقہ کی کتابوں میں نہیں ہے یہ لوگوں کا اپنا گھڑا ہوا مسئلہ ہے جس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔

روزہ

یایھا الذین امنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون ایاما معدودات فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدۃ من ایام اخر و علی الذین یطیقونه فدیة طعام مسکین فمن تطوع خیرا فھو خیر له و ان تصوموا خیر لکم ان کنتم تعلمون . (۱۸۳/البقرة)

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلے (امتوں کے) لوگوں پر فرض کیا گیا تھا اس توقع پر کہ تم متقی بن جاو تھوڑے دنوں روزہ رکھ لیا کرو پھر جو شخص تم میں بیمار ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے ایام کا شمار کر کے ان میں روزہ رکھنا (اس پر واجب) ہے اور (دوسری آسانی جو بعد میں منسوخ ہوگئی یہ ہے کہ) جو لوگ روزے کی طاقت رکھتے ہوں ان کے ذمہ فدیہ ہے کہ وہ ایک غریب کا کھانا کھلا دینا یا دے دینا ہے اور جو شخص خوشی سے زیادہ خیر کہ زیادہ فدیہ دے تو یہ اس شخص کے لئے اور بھی بہتر ہے اور تمہارا روزہ رکھنا (اس حال میں) زیادہ بہتر ہے اگر تم روزے کی فضیلت کی خبر رکھتے ہو۔

صوم کے لفظی معنی رکنے اور بچنے کے ہیں اور شریعت کی اصطلاح میں صوم (روزہ) صبح صادق سے غروب آفتاب تک روزہ کی نیت سے کھانے پینے اور عورت سے مباشرت کرنے سے رکنے اور باز رہنے کو کہتے ہیں، روزہ ان عبادات میں سے ہے جس کو اسلام کا ستون اور شعار قرار دیا گیا ہے روزہ کی فرضیت کا انکار کرنے والا کافر اور بغیر عذر کے چھوڑ دینے والا فاسق ہے روزہ کے لئے نیت شرط ہے اور نیت دل کے قصد او ر ارادہ کو کہتے ہیں چاہے زبان سے کہے یا نہ کہے اگر کسی نے روزہ کا ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کھایا پیا نہیں تو روزہ نہیں ہوگا رمضان کے روزہ کی نیت رات سے کر لینا ہی بہتر ہے اگر رات کو نیت نہیں کی تو دن کو بھی زوال سے ڈیڑھ گھنٹہ پہلے تک نیت کر سکتا ہے بشرطیکہ صبح صادق سے کچھ کھایا پیا نہ ہو۔

جس طرح نماز ہر اُمت پر فرض تھی اسی طرح روزہ بھی تمام اُمتوں پر فرض تھا یہ اور بات ہے

کہ روزہ کے ایام الگ تھے، تعداد الگ تھی، احکام و شرائط الگ تھے مگر فی نفسہ حضرت آدم علیہ السلام سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم تک کی تمام شریعتوں اور اُمتوں پر روزہ فرض تھا۔

اسی لئے اللہ تعالیٰ نے کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ فرمایا:

پچھلی اُمتوں پر روزہ کی فرضیت کے تذکرہ کا مقصد اُمت محمدیہ کی دلجوئی ہے کہ روزہ اگرچہ مشقت کی چیز ہے مگر یہ مشقت تم سے پہلے سب لوگ اٹھاتے ہوئے آئے ہیں اور یہ ایک معلوم حقیقت ہے کہ جب مشقت میں بہت سے لوگ شامل ہوں تو مشقت ہلکی معلوم ہونے لگتی ہے۔

روزہ کا حقیقی مقصد

لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْن سے معلوم ہوا کہ روزہ کی فرضیت کی حقیقی غرض تقوی کا حاصل کرنا ہے اور یہ حقیقت پر مبنی بات ہے کہ تقوی کی قوت حاصل کرنے میں روزہ کو بڑا دخل ہے کیونکہ روزہ سے اپنی خواہشات کو قابو میں رکھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے روزے سے انسان کی شہوت ٹوٹ جاتی ہے اور جب شہوت ٹوٹ جاتی ہے تو برائی کی رغبت دلانے والا نفس امارہ نفس مطمئنہ بن جاتا ہے پھر انسان کے اندر رفتہ رفتہ نیک خصلتیں اور اچھے اعمال پیدا ہونے لگتے ہیں اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے بعد ہمیں روزہ کی حالت میں اپنا حساب بھی کر لینا چاہے کہ کیا ہمارا یہ بھوکا اور پیاسا رہنا واقعی تقوی کا سبب بن رہا ہے یا نہیں؟ جس طرح قربانی کے عمل میں خون اور گوشت اللہ کے پاس نہیں پہونچتے بلکہ آدمی کا وہ تقوی پہنچتا ہے جو قربانی کے وقت اس کے دل میں ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روزہ اس لئے فرض فرمایا ہے کہ اس سے شہوت ٹوٹ جائے نفس امارہ کی بھڑکائی ہوئی آگ بجھ جائے اور وہ نفس مطمئن بن جائے اور انسان کے اندر تقوی پیدا ہو جائے۔

روزہ کا مقصود صرف کھانا اور پینا چھوڑ دینا نہیں ہے بلکہ روزہ کا مقصود کھانا اور پینا چھوڑ دینے سے جو ثمرہ اور نتیجہ حاصل ہوتا ہے وہی روزہ کا مقصود ہے اور وہ نتیجہ تقوی ہے۔ تقویٰ دراصل یہ ہے کہ آدمی ان چیزوں سے بچے جن کو شریعت نے حرام قرار دیا ہے جیسے جھوٹ، غیبت بدنگاہی وغیرہ وغیرہ......

روزے کے درجات

حجۃ الاسلام امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ روزے کے تین درجے ہیں (۱) عام (۲) خاص (۳) خاص الخاص، عام روزہ تو یہی ہے کہ پیٹ اور شرمگاہ کے تقاضوں سے پرہیز کرے اور خاص روزہ یہ ہے کہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں اور دیگر اعضاء کو برے کاموں سے بچائے یہ صالحین کا روزہ ہے اور خاص الخاص روزہ یہ ہے کہ دنیوی فکروں سے دل کا روزہ ہو اور دل کو صرف اللہ کی طرف لگائے رکھے البتہ جو دنیا دین کے لئے مقصود ہو تو وہ دنیا ہی نہیں بلکہ توشۂ آخرت ہے یہ انبیاء، صدیقین اور مقربین کا روزہ ہے۔

روزہ داروں کا صلہ

عن سهل بن سعدؓ قال قال رسول الله ﷺ ان فی الجنة بابا يقال له الريان يدخل منه الصائمون يوم القيمة لا يدخل منه احد غيرهم يقا ل اين الصائمون فيقومون لا يدخل منه احد غيرهم فاذا دخلوا اغلق فلم يدخل منه احد . (بخاری و مسلم)

حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جنت کے دروازوں میں ایک خاص دروازہ ہے جسکو باب الریان کہا جاتا ہے اس دروازہ سے قیامت کے دن صرف روزہ داروں کا داخلہ ہوگا ان کے سوا کوئی اس دروازہ سے داخل نہیں ہو سکے گا اس دن پکارا جائے گا کہ کدھر ہیں وہ بندے جو اللہ کے لئے روزے رکھا کرتے تھے اور بھوک و پیاس کی تکلیف اٹھایا کرتے تھے؟ وہ اس پکار پر چل پڑیں گے ان کے سوا کسی اور کا اس دروازے سے داخلہ نہیں ہو سکے گا جب وہ روزہ دار اس دروازہ سے جنت میں پہنچ جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کسی اور کا اس سے داخلہ نہیں ہو سکے گا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزہ داروں کا داخلہ جنت کے جس مخصوص دروازے سے ہوگا اس کا نام ریان ہے اور ریان کے لغوی معنی ہیں پورا پورا سیراب، روزہ دار میں اور اس دروازہ میں مناسبت

یہی ہے کہ دنیا میں روزہ دار کو روزہ کی حالت میں جس تکلیف کا احساس سب سے زیادہ ہوتا تھا وہ اس کا پیاسا رہنا تھا اسی لئے اللہ تعالیٰ اس کی اس قربانی کے صلہ اور انعام میں جنت کے اسی دروازہ میں داخل فرمائیں گے جس کی صفت سیراب کرنے کی ہے کہ روزہ دار بندہ بھرپور سیرابی والی جنت میں داخل ہوگا اس مخصوص جنت میں کس قسم کی خاص سیرابی ہوگی وہ تو اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں۔

روزہ کے مثل کوئی عمل نہیں

عن ابی امامة رضی قال قلت یا رسول الله مرنی بامر ینفعنی اللّٰہ به قال علیک بالصوم فانه لا مثل له (النسائی)

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے کسی عمل کا حکم فرمایئے جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ رکھا کرو اس کے مثل کوئی بھی عمل نہیں ہے۔

نماز ہو کہ روزہ، زکوۃ ہو کہ حج، خدمت خلق ہو کہ اور کوئی نیک عمل، ہر ایک کی الگ الگ کچھ خاص تاثیر اور خصوصیت ہوتی ہے ہر ایک کی انفرادی اور امتیازی خصوصیات کے لحاظ سے ہر عمل کے بارے میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کے مثل کوئی عمل نہیں ہے جس طرح چمن کے ہر قسم کے پھولوں کی الگ الگ خصوصیت اور شان ہوتی ہے اور بعض قسم کے پھول لاجواب، بے نظیر اور بے مثل ہوتے ہیں۔ اسی طرح روزہ بھی ہے۔

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

حضور ﷺ نے روزہ کے بارے میں بھی یہ فرمایا کہ روزہ اپنی انفرادی خصوصیت کے لحاظ سے کہ یہ نفس کو مغلوب اور مقہور کرنے اور نفس کی خواہشوں کو دبانے کے لحاظ سے ایسا بے نظیر و بے مثال عمل ہے کہ کوئی دوسرا عمل اس کے مثل نہیں ہے۔

ایسا روزہ رکھیے

یہ ایک حقیقت ہے کہ صرف کھانا پینا چھوڑ دینا تو آسان ہے یہ تو آدمی غصہ کی حالت میں بھی چھوڑ دیتا ہے لیکن جب ایسا روزہ رکھے گا جس میں کھانے پینے سے رکے رہنے کے ساتھ ساتھ جھوٹ، غیبت، چغلخوری وغیرہ سے بھی بچ جائے تو یہ روزہ مشکل ہوتا ہے اور یہی کامل روزہ ہے اور روزہ دار کا کمال بھی اسی صورت میں ہے، وہ لوگ جو صرف بھوکے پیاسے رہتے ہیں اور روزہ کی حالت میں حرام اور حلال، ناجائز اور جائز میں تمیز نہیں کرتے، گالی گلوچ، طعن و تشنیع، شکوہ شکایت، جھوٹ و بدگوئی، غیبت و چغلخوری میں دن بھر مصروف رہتے ہیں ان کے بارے میں تو یہی جملہ کافی ہے کہ خسر الدنیا و الاخرۃ دنیا میں بھی نقصان میں رہے کہ بھوکے اور پیاسے رہے اور آخرت میں بھی خسارہ میں رہیں گے کہ ان گناہوں کی سزا ملے گی۔

ہدایہ جلد اول صفحہ نمبر (۲۰۷) کے حاشیہ میں ابن ابی شیبہ کی روایت کردہ یہ حدیث مذکور ہے کہ جو شخص لوگوں کی دن بھر غیبت کیا کرتا ہے اس نے اپنا روزہ توڑ دیا۔

صاحب مرقاۃ نے ایک حدیث اسی سلسلہ میں نقل کی ہے کہ:

لیس الصیام من الاکل والشرب فقط انما الصیام من اللغو و الرفث

”روزہ صرف کھانا اور پانی ہی چھوڑ دینے کا نام نہیں ہے بلکہ روزہ لغو امور (بیکار کاموں) اور بے حیائی اور بیشرمی کی باتوں کے چھوڑ دینے کا نام ہے“

روزہ کی خاص شان

روزہ دین کا ایک اہم فریضہ اور شعائر اسلام میں سے ہے اس کا اہتمام کرنا چاہئے آدمی کو چاہیے کہ وہ روزہ کا پورا پورا حق ادا کرے اور جب بندہ کسی بھی فریضہ کا پورا حق ادا کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی شان سے اس کا اجر پورا پورا دیں گے اور روزہ کا پورا حق یہ ہے کہ روزہ سارے بدن سے ہو، کھانے پینے سے رکنے کے ساتھ ساتھ زبان کی بھی حفاظت ہو کہ غیبت نہ کرے اور جھوٹ نہ بولے اور کان کی بھی حفاظت ہو کہ شہوت پیدا کرنے والے گانے وغیرہ نہ سنے اور آنکھ کی حفاظت یہ ہے کہ نامحرم کو

نہ دیکھے، ہاتھ کی عبادت یہ ہے کہ سب پر احسان، ایثار اور امداد کا معاملہ کرے اور اپنے ہاتھ کو کسی پر ظلم کرنے سے باز رکھے جب ہاتھ، آنکھ، کان، زبان وغیرہ کی برائیوں سے حفاظت ہوگی اور ان اعضاء سے عبادت ہوگی تو یہ علامت ہے اس بات کی کہ اس کے روزہ نے اس کے قلب میں تقوی کا بیج بودیا ہے، گناہوں کا چھوڑ دینا یہ تقوی کا پہلا درجہ ہے اگر کسی روزہ دار کو یہ یقین ہو کہ میں بیدار رہوں گا تو کسی نہ کسی گناہ میں مبتلا ہوجاوں گا تو اس روزہ دار کے لئے بہتر عمل یہی ہوگا کہ وہ سوجائے تاکہ گناہوں کے شرور سے محفوظ رہے تلاوت وغیرہ چھوڑ کر اس کے سوجانے سے اگر چہ کہ اجر کم ملے گا لیکن اس بات کا یقین تو رہے گا کہ گناہوں سے بچنے کی وجہ سے اس کا روزہ مقبول ہوگا۔

روزہ کی ایک شان یہ بھی ہے کہ روزہ میں روزہ دار ہر لمحہ عبادت کی حالت میں رہتا ہے تمام عبادات میں سب سے بڑی عبادت نماز ہے لیکن اس کا بھی یہی حال ہے کہ پیشاب پاخانہ اور سونے سے نمازی سے نماز ختم ہوجاتی ہے مگر روزہ ہی ایک ایسی عبادت ہے کہ روزہ دار جاگ رہا ہے تو بھی روزہ دار، سورہا ہے تو بھی روزہ دار، پیشاب جارہا ہے تو بھی روزہ دار، ان تمام حالتوں میں روزہ روزہ دار سے جدا نہیں ہوتا حضور ﷺ نے فرمایا روزہ دار کا سونا عبادت، سانس لینا تسبیح اور دعا بہترین اجابت (قبولیت) ہے۔

روزہ کی خاص جزا

عن ابی ھر یر ۃؓ قال قال رسو ل اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کل عمل بن آدم یضاعف الحسنۃ بعشر امثالھا الی سبع مائۃ ضعف قال اللّٰہ تعالی الا الصوم وانا اجزی بہ یدع شھو تہ وطعامہ من اجلی للصائم فرحتان فرحۃ عند فطر ہ وفرحۃ عند لقاء ربہ. الخ . متفق علیہ O

''حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا انسان کے ہر عمل کی نیکی دس گنا سے سات سو گنا بڑھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مگر روزہ کا معاملہ جدا ہے روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا بندہ اپنی خواہش کو اور اپنے کھانے کو

میرے لئے چھوڑ دیتا ہے روزہ دار کیلئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خوشی اپنے رب سے ملنے کے وقت‘‘

روزہ کا یہ غیر معمولی اجر اس لئے ہے کہ روزہ کی مشقت آدمی کے اندر غیر معمولی کیفیت پیدا کرتی ہے، جب بھوک و پیاس تڑپاتی ہے تو آدمی کو اپنی بے چارگی یاد آجاتی ہے وہ اس حالت میں دل کی گہرائیوں سے اپنے رب کو یاد کرتا ہے اور پکارتا ہے۔ بندہ کا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جوش میں لاتا ہے پھر قانون کے حدود سے آگے بڑھ کر اس کا اجر بے حساب کر دیا جاتا ہے۔

عبادت دنیا میں کی جاتی ہے جس کا اجر آخرت میں ملتا ہے مگر روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ اس عبادت کے اجر کا تجربہ اس دنیا میں کرا دیا جاتا ہے چنانچہ افطار ہی کے وقت وہ اپنی اس عبادت کا جشن مناتا ہے کہ غیر معمولی خوشی اس کو افطار کے وقت محسوس ہوتی ہے اور آخرت میں جب اس روزہ کا ثواب ملے گا تو پھر یہ اپنی خوشی کی آخری حد میں ہوگا اللہ تعالیٰ ہمیں اس عظیم عبادت میں غفلت کرنے سے بچائے۔

روزہ میں ریاکاری نہیں

بعض علماء نے روزہ کی خصوصیات کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ روزہ کے علاوہ دوسرے اعمال خیر ایک ظاہری اور محسوس صورت رکھتے ہیں یعنی نماز، تلاوت، ذکر، اعتکاف، حج، جہاد اور زکوۃ ان سب کی ایک ظاہری شکل وصورت ہے چنانچہ اگر کوئی شخص محض ریاکاری کے طور پر اس کی صورت اختیار کر لے تو وہ ایسا کر سکتا ہے مگر روزہ ایک ایسا عمل ہے کہ اسکی کوئی مخصوص اور محسوس صورت ہی نہیں ہے کہ جس سے مخلوق مطلع ہو سکے سوائے اس کے کہ وہ خود اپنی زبان سے کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں معلوم ہوا کہ روزہ سے ریاکاری کا کوئی تعلق نہیں۔

روزہ آدھا صبر ہے

حضور ﷺ نے فرمایا صبر نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے ایمان کا آدھا حصہ جو صبر ہے اس کا آدھا حصہ روزہ ہے کہ آدمی روزہ میں جو صبر کرتا ہے وہ پورے صبر کا آدھا حصہ ہے۔

روزہ اورقرآن مجید

حضرت عبداللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ روزہ اور قرآن مجید بندے کی شفاعت کریں گے چنانچہ روزہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار میں نے دن میں اسے کھانے پینے سے اورشہوات سے روک رکھا تھا لہٰذا اس کے بارے میں میری شفا عت قبول فرمایئے اورقرآن کہے گا کہ میں نے اس کو رات میں سونے سے روک رکھا تھا لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمایئے قیامت کی ہولنا کیوں سے کون واقف نہیں؟ ہر مومن ومسلمان اس دن کی سنگینی سے واقف ہے اوراس عالم نفسانفسی میں ہرشخص اس فکر میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں کوئی ایسا بھی کھڑا ہو جو اس کی سفارش اور شفاعت کر کے اسکی مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔

مومن کی جب یہی تڑپ اور آرزو ہوتو اس حدیث کو بغور پڑھ لے اور رمضان کی راتوں میں قرآن مجید سن سن کراور پڑھ پڑھ کرقرآن مجید کواپنا سفارشی بنالے۔اور دن بھر روزہ رکھ کر روزہ کواپنا سفارشی بنالے جب روزہ اورقرآن اللہ تعالیٰ سے سفارش کریں گےتو اسکی مغفرت اور حصول جنت میں شک نہیں کیا جاسکتا، اے اللہ! ہم کواس قابل بنادے کہ روزہ اورقرآن مجید ہماری شفاعت کردیں۔آمین

روزہ کی حالت میں کوتاہیاں

اکثر لوگ بغیر کسی شرعی عذر کے روزے نہیں رکھتے بعض لوگ ملازمت،محنت والے کام اور گرمی وغیرہ کا عذر کرتے ہیں حالانکہ یہ سب شرعی عذر میں سے نہیں ہیں

بعض نادان قسم کے لوگ جن کو مذہب کے قوانین واحکامات سے نفرت ہے یوں کہتے ہیں کہ روزے کا مقصد شہوات کوتوڑنا ہے اور یہ صفت تو ہمیں علم اورتہذیب سے حاصل ہے پھر کیوں ہم روزہ رکھیں؟ اس طرح وہ روزہ سے کنارہ کشی اختیار کرلیتے ہیں اورمحروم ہوجاتے ہیں۔بعض

جاہل قسم کے لوگ یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ روزہ وہ رکھے جس کے پاس کھانے کو نہ ہو یا یوں کہتے ہیں کہ بھائی ہم سے بھوکا مرانہیں جاتا نعوذ باللّٰہ من ھذ القول چونکہ یہ کلمات بد ایسے ہیں کہ جن سے روزہ کی فرضیت کا انکار لازم آتا ہے تو ایسے بدبخت کفر کی حد میں داخل ہو جاتے ہیں۔

بعض لوگ معمولی بہانے بنا کر روزہ توڑ دیتے ہیں یا چھوڑ دیتے ہیں ایسے لوگوں پر لازم ہے کہ جب تک شرعی عذر نہ ہو اس وقت تک روزہ نہ چھوڑیں۔

بعض لوگ معتبر عذر کو اپنے اختیار سے پیدا کر لیتے ہیں مثلاً سفر شرعی روزہ نہ رکھنے کے لئے معتبر عذر ہے کہ روزہ کی قضا کی جائے گی اس مسئلہ کا استحصال لوگ اس طرح کرتے ہیں کہ روزہ سے بچنے کی غرض سے بلا ضرورت سفر کرتے ہیں یہ سراسر حیلہ سازی ہے اطاعت شعار بندے ایسی حرکتیں نہیں کرتے۔

بعض لوگ جو شرعی عذر کی بنا پر ہی روزے نہیں رکھتے مگر دوسرے روزہ داروں کے سامنے بلا جھجک کھاتے پیتے رہتے ہیں یہ بڑی بے شرمی اور سخت غفلت اور کوتاہی کی بات ہے۔

بعض لوگ اپنی وہ نابالغ اولاد جن میں روزے رکھنے کی قابلیت اور قوت ہوتی ہے از راہ شفقت روزے نہیں رکھواتے حالانکہ جس طرح ایسے بچوں کو نماز کی تاکید واجب ہے اسی طرح روزہ کی عادت ڈلوانے کی غرض سے روزہ رکھوانا بھی ضروری ہے۔

بعض لوگ کم سن، ناسمجھ اور ناتوان چھوٹے چھوٹے بچوں کو روزے رکھواتے ہیں اور افطار کے وقت دھوم دھام سے کام لیتے ہیں اس قسم کی رسموں میں چونکہ شریعت کی بہت سی باتوں کی خلاف ورزی ہوتی ہے اس لئے قابل ترک ہے۔

اکثر لوگ روزے تو رکھتے ہیں مگر فضول گوئی، چغلی، جھوٹ، فریب، وعدہ خلافی اور خیانت جیسے سارے عادات قبیحہ کو جاری رکھتے ہیں ایسے بے جان روزوں کے بارے میں احادیث میں سخت وعیدیں آئی ہیں روزہ داروں کو چاہیے کہ ہر قسم کے گناہ سے پرہیز کریں۔

قابل غور بات یہ ہے کہ جب روزہ کی حالت میں کھانا پینا جو حلال ہے وہ خود حرام ہے تو جھوٹ، غیبت وغیرہ جو اصلاً حرام ہیں وہ حلال کیسے ہو سکتے ہیں؟

بعض لوگ ماہ رمضان میں دن کے موقعوں پر باوجود مسلمان ہونے کے راستوں، محفلوں، بازاروں وغیرہ میں پان، سگریٹ اور بیڑی پیتے ہیں حالانکہ رمضان میں روزہ داروں کا لحاظ رکھنا چاہیے۔

افطار کی حقیقت

عن ابی هريرة رضؓ قال قال رسول الله ﷺ قال الله تعالٰی احب عبادی الی اعجلهم فطرا O

''حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اللہ تعالٰی کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھے سب سے زیادہ محبوب بندے وہ ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں''

عن ابی هريرة رضؓ قال قال رسول الله ﷺ لا يزال الدين ظاهرا ما عجل الناس الفطر لان اليهودو النصاری يوخرون (ابوداود وابن ماجه)

''حضرت ابو ہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دین غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے کیونکہ یہود ونصاری افطار میں تاخیر کرتے ہیں''

عن سهل بن سعد رضؓ قال قال رسول الله ﷺ لا يزال الناس بخير ما عجلوا الفطر (متفق عليه)

''حضرت سھل بن سعد رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک (غروب کے بعد) افطار میں جلدی کرتے رہیں گے''

غروب آفتاب کے بعد افطار میں جلدی کرنے کی تاکید تینوں احادیث سے معلوم ہوتی ہے پہلی حدیث قدسی جس میں اللہ تعالٰی نے واضح انداز میں فرمایا کہ افطار میں جلدی کرنے والے روزے دار اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہیں جب ہم روزہ اللہ کی محبت میں رکھتے ہیں اور اسی کی محبت کو پانے کی غرض سے بھوکے اور پیاسے رہتے ہیں تو اسی کے محبوب بننے کے لئے غروب ہوتے ہی افطار میں جلدی کریں تا کہ اللہ کے محبوب بن جائیں۔ بعض عورتیں افطاری کی تیاری میں مصروف رہتی ہیں اور افطار میں تاخیر کرتی ہیں، عورتوں کا یہ طریقہ درست نہیں ہے۔

دوسری حدیث میں افطار میں جلدی کرنے کو دین کے غالب رہنے کا سبب قرار دیتے ہوئے حضور ﷺ نے فرمایا جب تک لوگ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے دین غالب رہے گا مزید یہ بات بھی بتلادی کہ یہود روزہ رکھتے ہیں اور افطار میں تاخیر کرتے ہیں اور تم روزہ رکھو اور افطار میں جلدی کرو۔

تیسری حدیث میں اُمت کے بھلائی پر رہنے کے لئے اس بات کی شرط لگائی گئی کہ وہ افطار میں جلدی کرتے رہیں یعنی جب تک افطار میں تعجیل (جلدی) کا سلسلہ جاری رہے گا امت میں خیر اور بھلائی کا سلسلہ بھی رہے گا۔

افطار کس چیز سے کریں ؟

عن سلمان بن عامرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا افطر احدکم فلیفطر علی تمر فانہ برکۃ فان لم یجد فلیفطر علی ماء فانہ طھور (احمد و ترمذی)

’’حضرت سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا جب تم میں کوئی شخص روزہ افطار کرے تو کھجور پر افطار کرے کیونکہ وہ برکت ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی پر افطار کرے کیونکہ وہ پاک کرنے والا ہے‘‘

عن انسؓ قال کان النبی ﷺ یفطر قبل ان یصلی علی رطبات فان لم تکن رطبات فتمیرات فان لم تکن تمیرات حسا حسوات من ماء (ترمذی و ابوداود)

’’حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نماز مغرب سے پہلے روزہ افطار کرتے تھے تازہ کھجوروں پر اور تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو خشک خرما کے چند دانوں پر اگر وہ بھی میسر نہ آتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے‘‘

پہلی حدیث کا ماحصل یہ ہے کہ روزہ جس چیز سے افطار کرنا باعث برکت ہے وہ کھجور ہے اور

کھجور نہ ہونے کی صورت میں پانی سے افطار کیا جائے گا اور دوسری حدیث سے افطار سے متعلق حضور ﷺ کی سنت معلوم ہوتی ہے کہ آپ ﷺ پہلے تازہ کھجور کو ترجیح دیتے تھے اور یہ نہ ہونے کی صورت میں خشک کھجور استعمال فرماتے تھے اور اگر وہ بھی میسر نہ ہوتے تو پانی کے چند گھونٹ پی لیتے تھے۔

افطاری میں مختلف قسم کی چیزیں رکھی ہوئی ہوں تو سب سے پہلے کھجور کھالیں تاکہ سنت پر عمل ہوجائے سخت گرمیوں میں آدمی کی طبیعت سب سے پہلے پانی پینے کو چاہتی ہے مگر آدمی تھوڑی دیر اور برداشت کرلے اور کھجور سے افطار کرلے پھر پانی پی لے اس لئے کہ حضور ﷺ نے کھجور میں برکت کے ہونے کی نشاندہی فرمائی ہے۔

افطار کے وقت کیا دعاء پڑھیں؟

عن ابن عمر رض قال كان النبى ﷺ اذا افطر قال ذهب الظما وابتلت العروق و ثبت الاجر ان شاء الله.(ابوداود).

عن معاذ بن زهرة قال ان النبى ﷺ كان اذا افطر قال اللهم لك صمت و على رزقك افطرت(ابوداود).

حضرت معاذ بن زہرہؓ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ روزہ افطار کرتے تو یہ دعا پڑھتے اے اللہ میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا۔

افطاری میں کوتاہیاں

افطار کی دعوتیں دن بدن ترقی کرتی جارہی ہیں، دعوت وضیافت محبوب و پسندیدہ چیز ہے مگر افطار میں اتنا مصروف ہوجانا کہ نماز مغرب چھوٹ جائے یا جماعت سے محروم ہوجائیں یہ یقیناً قابل ترک اور لائق مذمت بات ہے، عموماً افطاری میں میزبان ہر قسم کے میوے دسترخوان پر بچھا دیتا ہے جیسے ہی وقت ہوتا ہے لوگ مصروف افطار ہوجاتے ہیں جہاں نماز مغرب اور افطاری کے سائرن میں زیادہ وقفہ نہیں ہوتا وہاں نماز شروع ہوجاتی ہے اب افطاری کرنے والے کا دل نہیں چاہتا کہ ان لذیذ میووں اور مشروبات کو چھوڑ کر نماز کی طرف چلا جائے پھر ہوتا یہ ہے کہ ادھر

دعوت انسانی میں اتنا مصروف رہتا ہے کہ ادھر دعوت رحمانی سے محروم ہو جاتا ہے اور جماعت کے ساتھ نماز مغرب پڑھنے سے ستائیس نمازوں کا جو ثواب ہے اس سے وہ محروم ہو جاتا ہے۔

بعض لوگ نماز مغرب کی جماعت بالکل ہی ترک نہیں کرتے لیکن ان کی ایک دو رکعت چھوٹ جاتی ہیں حالانکہ یہی حضرات رمضان کے علاوہ دوسرے دنوں میں تکبیر اولی بلکہ صف اوّل بھی ترک کرنے کو معیوب سمجھتے ہیں ان کی لذیذ افطاری نے انہیں رمضان جیسے مبارک مہینہ میں تکبیر اولی سے محروم کر دیا دعوت کھانا بھی سنت ہے مگر اس سے بڑھ کر سنت جماعت کی نماز ہے۔

بعض متمول گھرانوں میں جہاں دنیادار اور دیندار دونوں دعوت افطار میں آتے ہیں حتی کہ وہ حضرات بھی آتے ہیں جن کا اسلام اور افطار سے کوئی تعلق نہیں ایسی جگہوں میں باوجود مسجد کے قریب ہونے کے نماز مغرب کی چھوٹی چھوٹی جماعتیں گھروں میں بنالی جاتی ہیں حالانکہ اس طرح چھوٹی چھوٹی جماعتیں اپنے اپنے گھروں میں بنالینا شریعت کے مزاج کے سراسر خلاف ہے اور حضور ﷺ کی سنت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔

آج کل ہم شریعت کے امور کو بھی شریعت کے مزاج کے مطابق انجام نہیں دیتے بلکہ اپنے مزاج کے مطابق انجام دیتے ہیں۔

بعض لوگ گھر میں ہی افطار کر لیتے ہیں لیکن مسجد پہنچنے تک کبھی تکبیر اولی کبھی ایک دو رکعت یا کبھی جماعت ہی چھوٹ جاتی ہے مسجد میں افطار کرنے کو حقیر نہیں سمجھنا چاہیے اور نہ باعث عار سمجھنا چاہیے البتہ افطار کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ مسجد کے آداب کا لحاظ رکھیں۔ جو لوگ مسجد میں افطار کرتے ہیں ان میں بھی کچھ کوتاہیاں ہیں مثلاً یہ کہ کھجور کی گٹھلیاں مسجد میں ڈال دیتے ہیں مختلف قسم کی چیزیں جب مسجد میں آجاتی ہیں تو بعض روزہ دار اس طرح جھپٹ پڑتے ہیں کہ مسجد کے صحن میں وہ چیزیں گر جاتی ہیں یہ روزی کی سخت ناقدری اور مسجد کے آداب کی خلاف ورزی ہے۔

بعض لوگ مسجد میں آنے والی عمدہ قسم کی افطاری کو الگ چھپا کر رکھ لیتے ہیں اور عام افطاری تقسیم کر دیتے ہیں پھر نماز کے بعد خاص لوگ مل بیٹھ کر کھاتے ہیں اللہ کے گھر میں ماہ رمضان المبارک میں یہ چوری اور خیانت کیا کسی روزہ دار کو زیبا دیتی ہے؟ **اللھم احفظنا من ھذا العمل**

اعتکاف

اعتکاف کے لغوی معنی کسی جگہ ٹھہرنے کے ہیں اور اصطلاح شریعت میں خاص شرائط کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنے اور قیام کرنے کا نام اعتکاف ہے، ذیل میں اعتکاف اور معتکف سے متعلق کچھ اہم باتیں بیان کی جاتی ہیں ۔ (ویسے احقر کی ایک کتاب اعتکاف سے متعلق ''اعتکاف کا طریقہ کیا ہے'' شائع ہوچکی ہے مطالعہ فرمالیں)

و اذ جعلنا البیت مثابة للناس و امنا واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی و عھدنا الی ابراھیم و اسمعیل ان طھرا بیتی للطائفین و العکفین و الرکع السجود(۱۲۵ /البقرة)

اور جس وقت ہم نے خانۂ کعبہ کو لوگوں کا معبد اور امن مقرر رکھا اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ بنالیا کرو اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی طرف حکم بھیجا کہ میرے اس گھر کو خوب پاک رکھا کرو طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کے واسطے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ بیت اللہ کی تعمیر کا مقصد جس طرح طواف اور نماز ہے اسی طرح اعتکاف بھی ہے اسی لئے اس آیت میں حضرت ابراہیمؑ کو بیت اللہ کی تطہیر (پاکی) کا جو حکم دیا جارہا ہے اس میں طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور سجدہ کرنے والوں کا تذکرہ بھی ہے۔

حالت اعتکاف کا ایک حکم

ولا تباشروھن و انتم عاکفون فی المسجد (الخ)

اور ان بیبیوں (کے بدن) سے اپنا بدن بھی (شہوت کے ساتھ) مت ملنے دو جس زمانے میں کہ تم لوگ اعتکاف والے ہو (جو کہ) مسجدوں میں ہوا کرتا ہے۔

اسی آیت کے شروع میں ماہ رمضان کی راتوں میں کھانا اور مباشرت سب کا حلال ہونا بیان ہوا ہے اس آیت کے آخر میں اس بات کی صراحت کی گئی کہ اعتکاف کی حالت میں رات میں کھانا

پینا تو درست ہے لیکن مباشرت حالت اعتکاف میں رات کے وقت میں بھی جائز نہیں ہے۔

اعتکاف کے سلسلہ میں یہ مسئلہ بھی جان لینا چاہیے کہ مسنون اعتکاف کے لئے روزہ شرط ہے بغیر روزہ کے اعتکاف درست نہیں ہے اور اعتکاف کی حالت میں بغیر طبعی یا شرعی ضرورت کے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔

رمضان اور اعتکاف

رمضان سے اعتکاف کا گہرا تعلق ہے، اور بالخصوص آخری عشرہ سے اس کی گہری وابستگی ہے اعتکاف کی حقیقت یہ ہے کہ زندگی کے سارے معاملات سے منقطع ہوکر بس ایک معبود حقیقی کے دروازہ پر پڑ جانا اور اس کی عبادت نیز ذکر و تلاوت قرآن میں مشغول ہوجانا ہے اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلق کو بڑھانے اور اس میں ترقی پیدا کرنے کی غرض سے اعتکاف کو مشروع کیا گیا، حضور ﷺ نے بڑے اہتمام سے ہر سال رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف فرمایا بلکہ ایک سال کسی وجہ سے اعتکاف نہ ہوسکا تو اگلے سال آپ ﷺ نے دو عشروں کا اعتکاف فرمایا بعض روایتوں میں ایک سال اعتکاف نہ ہوسکنے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ ﷺ کو اس عشرہ اخیرہ میں کوئی سفر کرنا پڑا تھا جس کی وجہ سے اعتکاف نہ ہوسکا تھا۔

عن عائشةؓ قالت ان النبی ﷺ کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی توفاہ اللّٰہ ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ (بخاری ومسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے وفات تک آپ ﷺ کا یہ معمول رہا آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج مطہرات (بیویاں) اہتمام سے اعتکاف کرتی رہیں۔

اس حدیث سے ایک طرف حضور ﷺ کا معمول معلوم ہوا کہ آپ ﷺ آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے اور دوسری طرف یہ بھی مفہوم ہوا کہ ازواج مطہرات بھی اعتکاف کیا کرتی تھیں یہ اپنے حجروں (کمروں) میں معتکف ہوتی تھیں خواتین کے لئے اعتکاف کی جگہ مسجد نہیں بلکہ ان کے گھر کی وہی جگہ ہے جو انہوں نے نماز پڑھنے کے لئے مقرر کر رکھی ہو اگر گھر میں کوئی جگہ مقرر نہ ہو تو اعتکاف کرنے والی خواتین اس وقت ایسی کوئی جگہ مقرر کرلیں جہاں یکسوئی ہو۔

اعتکاف میں کوتاہیاں

بعض علاقوں میں اعتکاف کی طرف توجہ جیسی دینی چاہیے ویسی نہیں دی جاتی حالانکہ اعتکاف سنت علی الکفایہ ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی محلّہ میں ایک شخص بھی اعتکاف میں نہ بیٹھا تو سارے محلّہ والے ترک سنت کے گنہ گار ہوں گے ویسے عموماً ساری مسجدیں ایسی ہوتی ہیں جہاں کوئی نہ کوئی معتکف ہوتا ہے لیکن بعض مساجد ایسی بھی ہوتی ہیں جہاں کوئی ایک آدمی بھی اعتکاف میں نہیں بیٹھتا جس کی وجہ سے سب کے سب سنت کے ترک کرنے کا گناہ اپنے اوپر لے لیتے ہیں۔

بعض لوگ اعتکاف نہ کرنے کے گناہ سے بچنے کے لئے محلے میں سے کسی شخص کو اجرت دے کر یا شب قدر کے موقع پر کچھ ہدیہ دینے کی طمع دلا کر اعتکاف میں بٹھلا دیتے ہیں حالانکہ اجرت لے کر اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے اس سے بہتر ہے کہ اعتکاف نہ کیا جائے۔

جو لوگ اعتکاف میں بیٹھتے ہیں ان میں سے بعض لوگ بے شمار کوتاہیوں کا شکار ہیں معتکفین کو چاہیے کہ اعتکاف سے قبل اعتکاف کے بنیادی ضروری مسائل، آداب اور شرائط سے آگاہ ہوں تاکہ کوئی بے ادبی اور خلاف اصول بات ان سے سرزد نہ ہو جائے مختصر انداز میں کچھ اہم مسائل ہم تحریر کرتے ہیں تاکہ معتکفین پڑھ لیں۔

اعتکاف سے متعلق بنیادی باتیں

ماہ رمضان کا بیسواں روزہ ختم ہونے کے وقت غروب آفتاب سے اس مسنون اعتکاف کا وقت شروع ہوتا ہے اور عید کا چاند ہونے تک باقی رہتا ہے معتکف کو چاہیے کہ ماہ رمضان کی بیس تاریخ کو مغرب سے پہلے مسجد میں داخل ہو جائے تاکہ وہ غروب آفتاب کے وقت مسجد میں ہو۔

اعتکاف کا رکن اعظم یہ ہے کہ معتکف اعتکاف کے دوران مسجد کے حدود میں رہے اور ضروری حوائج کے سوا ایک لمحہ کے لئے بھی شرعی ضرورت کے بغیر مسجد سے باہر چلا جائے تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

بعض لوگ مسجد کے حدود کا مطلب ہی نہیں سمجھتے عام بول چال میں مسجد کے پورے احاطہ

کومسجد ہی کہتے ہیں لیکن شرعی اعتبار سے صرف وہی حصہ مسجد ہوتا ہے جسے مسجد بنانے والے نے مسجد قرار دے کر وقف کیا ہو۔ وضو خانہ، غسل خانہ، استنجا خانہ نماز جنازہ پڑھنے کی جگہ، امام کا کمرہ اور مسجد کا گودام وغیرہ مسجد میں داخل نہیں ہیں معتکف کو ضروری ہے کہ اعتکاف سے قبل وہ مسجد کے بانی یا اس کے متولی وغیرہ سے مسجد کے حدود معلوم کر لے۔

بعض معتکف مسجد کی سیڑھیوں یا صحن میں بیٹھے یا حوض کے اطراف بیٹھے اخبارات کا مطالعہ کرتے ہیں یا دنیوی گفتگو میں مصروف رہتے ہیں یا ویسے ہی اکیلے بیٹھ جاتے ہیں اس سے پرہیز کرنا لازمی ہے۔

معتکف کی شرعی ضروریات

شریعت نے معتکف کے لئے ان صورتوں میں مسجد سے نکلنا جائز قرار دیا ہے اس سے اعتکاف نہیں ٹوٹتا ان صورتوں کے علاوہ کسی اور ضرورت کے لئے جانا جائز نہیں ہے۔

(۱) پیشاب، پاخانہ کی ضرورت

(۲) غسل جنابت جب کہ مسجد میں غسل ممکن نہ ہو

(۳) وضو جب کہ مسجد میں رہتے ہوئے وضو کرنا ممکن نہ ہو

(۴) کھانے پینے کی چیزیں باہر سے لانا جب کہ کوئی اور شخص لانے والا موجود نہ ہو

(۵) موذن اگر معتکف ہو تو اذان دینے کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے

(۶) جس مسجد میں معتکف ہے اگر اس میں نماز جمعہ نہ ہو تو جمعہ کی نماز کے لئے دوسری مسجد میں جانا

(۷) مسجد کے گرنے وغیرہ کی صورت میں دوسری مسجد میں منتقل ہونا

اعتکاف میں بغیر کراہت کے جائز امور کھانا، پینا، سونا، ضروری خرید وفروخت کرنا بشرط یہ کہ سودا مسجد میں نہ لایا جائے اور خرید وفروخت ضروریات زندگی کے لئے ہو لیکن مسجد کو باقاعدہ طور پر تجارت گاہ بنانا جائز نہیں حجامت کرانا (لیکن بال مسجد میں نہ گریں) بات چیت کرنا (لیکن فضول گوئی سے پرہیز کرنا ضروری ہے) نکاح کرنا، کپڑے بدلنا، خوشبو لگانا، سر میں تیل لگانا،

مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا اورنسخہ لکھنا یا دوا بتا دینا ، قرآن کریم یا دینی علوم کی تعلیم دینا ، کپڑے سینا البتہ کپڑے دھوتے وقت پانی مسجد سے باہر گرے اور خود مسجد میں رہے یہی حکم برتن دھونے کا بھی ہے۔

مکروہات اعتکاف

بالکل خاموشی اختیار کرنا ، گناہ سے پرہیز کے خاطر حتی الامکان خاموشی کا اہتمام کرے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔فضول باتیں کرنا بھی مکروہ ہے ضرورت کے مطابق تھوڑی بہت گفتگو جائز ہے۔ سامان تجارت مسجد میں لاکر بیچنا بھی معتکف کے لئے مکروہ ہے اعتکاف کے لئے مسجد کی اتنی جگہ گھیر لینا جس سے دوسرے معتکفین کو یا نمازیوں کو تکلیف پہنچے مکروہ ہے، اجرت لے کر کپڑے سینا یا تعلیم دینا بھی مکروہ ہے۔

جن صورتوں میں اعتکاف توڑ سکتے ہیں

اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری لاحق ہوگئی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر ممکن نہیں تو اعتکاف توڑنا جائز ہے،کسی ڈوبتے یا جلتے ہوئے آدمی کو بچانے یا آگ بجھانے کیلئے بھی اعتکاف توڑ کر باہر نکل جانا جائز ہے، ماں باپ یا بیوی بچوں میں سے کسی کی سخت بیماری کی وجہ سے بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے کوئی شخص زبردستی باہر نکال کر لے جائے مثلاً حکومت کی طرف سے گرفتاری کا وارنٹ آجائے تو بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے، اگر کوئی جنازہ آجائے اور نماز جنازہ پڑھنے والا کوئی اور نہ ہو تب بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

نوٹ: ان تمام صورتوں میں اگر اعتکاف ٹوٹ گیا تو اس کا حکم یہ ہے کہ جس دن میں اعتکاف ٹوٹا ہے صرف اس دن کی قضا واجب ہوگی پورے دس دن کی قضا واجب نہیں ہوگی اس کی قضا کا طریقہ یہ ہے کہ کسی بھی دن غروب آفتاب سے اگلے دن کے غروب آفتاب تک قضا کی نیت سے روزہ کے ساتھ اعتکاف کرلے لیکن قضا میں جلدی کرے۔

شب قدر

انا انزلنه فی لیلة القدر O شب قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے۔

یہ ایک حقیقت ہیکہ پچھلی امتوں کی عمریں لمبی تھیں اور ظاہر ہے کہ ان میں جو نیک تھے انہوں نے اپنی اس طویل عمر میں لمبی عبادتیں کیں اور حضور ﷺ اور آپ ﷺ کی اُمت کی اوسط عمر (ما بین ستون وسبعون) ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہوتی ہے اس حقیقت کا احساس جب صحابۂ کرام کو ہوتا تھا اور پھر ان کے سامنے جب سابقہ امتوں کے عابدین کا ذکر خیر ہوتا تھا تو صحابہ کو تعجب ہوتا تھا اور اپنی عمر کی کمی پر افسوس بھی ہوتا تھا کہ ہمیں عبادت کا اتنا موقع نہیں۔ چنانچہ ابن ابی حاتم نے مجاہدؒ سے مرسلا روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک مجاہد کا حال ذکر فرمایا کہ وہ ایک ہزار مہینوں تک مسلسل مشغول عبادت رہا۔ صحابۂ کرام کو یہ سن کر تعجب ہوا اس پر سورۂ قدر نازل ہوئی جس میں اس اُمت کے لئے صرف ایک رات کی عبادت کو اس مجاہد کی عمر بھر کی عبادت یعنی ایک ہزار مہینے سے بہتر قرار دیا گیا سورۂ قدر میں شب قدر کی دیگر خصوصیات کا بھی ذکر ہے جس سے تقریبا ہر شخص واقف ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ شب نصیب فرمائے۔ (آمین)۔ حضرتت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھو یہ ماہ مبارک ہمارے پاس آیا ہے اس میں ایک رات ہے جو ہزار راتوں سے بڑھ کر ہے جو اس سے محروم رہا وہ ہر قسم کے خیر سے محروم رہا اور اس خیر سے نہیں محروم رہتا مگر وہ شخص جو بدنصیبی سے بے ذوق ہوتا ہے۔

شب قدر میں کوتاہیاں

بعض لوگ اس مبارک رات کو صرف جاگنے کی رات سمجھتے ہیں چنانچہ بعض علاقوں میں جاگنے کی رات ہی کہا جاتا ہے حالانکہ یہ مقدس رات عبادت کی رات ہے جو لوگ صرف جاگتے ہیں اور عبادت نہیں کرتے وہ ایسی مبارک رات کے ثمرات اور برکات سے محروم ہیں۔

بعض لوگ شب قدر میں سیر وتفریح، ہوٹلوں میں گرم ٹھنڈا پینے، بازاروں میں گشت کرنے حتی کہ پڑوسیوں کو ایذا دینے میں مصروف رہتے ہیں ایسے لوگوں کو چاہیے کہ وہ جاگ کر گناہ میں مبتلا ہونے کے بجائے اپنے گھروں میں سو جائیں۔ ان کا سو جانا ان کے جاگنے سے بہتر ہے۔

بعض شہروں میں شب قدر میں عورتیں گھروں سے نکل کر بازاروں میں گھومتی ہیں حالانکہ یہ رات عبادت کے لئے خاص کی گئی ہے گھومنے پھرنے یا خرید وفروخت کرنے کے لئے نہیں بعض شہروں میں بعض تنظیمیں اس برائی کے خاتمہ میں مصروف ہیں اللہ تعالیٰ ان تنظیموں کو استقامت کے ساتھ اس برائی کو مٹانے کی توفیق نیک بخشے۔

بعض لوگ اس مقدس رات میں مسجدوں میں آرام کرتے ہیں اور آداب مسجد سے یکسر غافل رہتے ہیں اور مسجد میں دنیوی گفتگو میں مصروف ہوجاتے ہیں۔

تلاش شب قدر

صحیح بخاری شریف نے حضرت عائشہؓ کی روایت نقل ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

تحروا لیلة القدر فی العشر الاواخر من رمضان O

یعنی رمضان کے آخر عشرہ میں شب قدر کو تلاش کرو اور صحیح مسلم میں حضرت ابن عمرؓ کی روایت نقل ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **فاطلبوھافی الوتر الاواخر منھا** یعنی شب قدر رمضان کے عشرۂ اخیرہ کی طاق راتوں میں طلب کرو۔

دعاء خاص

حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں شب قدر کو پاوں تو کیا دعاء کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا کرو **اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی** اے اللہ آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معافی کو پسند کرتے ہیں میری خطائیں معاف فرما دیجیے.

صدقۂ فطر

عن ابن عمرؓ قال فرض رسول اللہ ﷺ زکوة الفطر صاعا من تمر او صاعا من شعیر علی العبد و الحرو الذکر و الانثی والصغیر و الکبیر من المسلمین و امر بھا ان تودی قبل خروج الناس الی الصلوة (متفق علیه)

حضرت ابن عمرؓ راوی ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مسلمانوں سے ہر غلام، آزاد مرد، عورت اور چھوٹے اور بڑے پر زکوۃ (صدقۂ فطر) کے طور پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض قرار دیا ہے نیز آپ ﷺ نے صدقہ فطر کے بارے میں یہ بھی حکم دیا ہے کہ وہ لوگوں کو (عید الفطر) نماز کے لئے جانے سے پہلے دے دیا جائے۔ صدقۂ فطر عید سے پہلے ہی ادا کر دینا مستحب ہے، اگر کوئی شخص اس سے بھی پہلے خواہ ایک مہینہ سے بھی پہلے دیدے تو جائز ہے۔

عن ابن عباسؓ قال فی آخر رمضان اخرجوا صدقة صومکم فرض رسول اللّٰہ ﷺ ھذہ الصدقة من تمر او شعیر او نصف صاع من قمح علی کل حر او مملوک ذکر او انثی صغیر او کبیر. (ابو داود و نسائی)

روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے رمضان کے آخر دنوں میں (لوگوں سے) کہا کہ تم اپنے روزوں کی زکوۃ نکالو یعنی صدقۂ فطر ادا کرو رسول کریم ﷺ نے یہ صدقہ ہر مسلمان آزاد لونڈی مرد و عورت اور چھوٹے بڑے پر کھجوروں اور جو میں سے ایک صاع اور گیہوں میں سے نصف صاع فرض (یعنی واجب) قرار دیا ہے۔

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ اسی حدیث کے مطابق کہتے ہیں کہ فطرہ کے طور پر اگر گیہوں دیا جائے تو اس کی مقدار ایک کلو ٦٣٣ گرام ہونی چاہے اس لئے احتیاطاً پونے دو کلو گیہوں کا جو عام رواج ہے وہ مستحسن ہے۔

عن عمرو بن شعیب عن جدہ ان النبی ﷺ بعث منادیا فی فجاجی مکة الا ان صدقه الفطر واجبه علی کل مسلم ذکر او انثی حر اوعبد صغیر او کبیر مدان من قمح او سواہ اوصاعا من طعام O

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ کی گلی کوچوں میں منادی کرائی کہ سن لو! صدقہ فطر ہر مسلمان پر واجب ہے خواہ مرد ہو یا عورت، آزاد ہو یا غلام، چھوٹا ہو یا بڑا (اس کی مقدار) میں سے دو مد اور گیہوں کے علاوہ دوسرے غلوں میں سے ایک صاع ہے۔

صدقۂ فطر میں کوتاہیاں

بعض لوگ صدقۂ فطر کی حقیقت سے بھی واقف نہیں ہوتے یہ سمجھتے ہیں کہ صدقۂ فطراس پر واجب ہے جس نے روزے رکھے ہوں یہی وجہ ہے کہ بعض علاقوں کے نادان حضرات اپنی نابالغ اولاد کی طرف سے صدقۂ فطرادانہیں کرتے باوجود یہ کہ ان پر صدقۂ فطر واجب ہوتا ہے صدقہ فطر ہراس شخص پرواجب ہے جس پر قربانی واجب ہے جس پر قربانی واجب ہے ایسے شخص پر واجب ہے کہ وہ اپنی اوراپنی نابالغ اولاد کی طرف سے بھی صدقۂ فطرادا کرے۔

بعض علاقوں میں صدقۂ فطر جمع کر کے امام یا موذن کو دیتے ہیں اور یہ بعض جگہوں میں امامت یاموذنی کی اجرت میں طے ہوتا ہے۔اگرکسی نے امام کو یا موذن کواس کی اجرت میں صدقہ فطرادا کیا تو یہ ادانہیں ہوتا،اسی طرح ان دینے والوں پرصدقہ فطرکی ادائیگی بدستورواجب رہے گی جن لوگوں نے ناواقفیت کی بنا پرایسا کیا ہے تو حساب لگا کراس مقدار کے مطابق گیہوں یا اس کی قیمت مساکین کوادا کردیں۔

بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ صدقہ فطر ماہ رمضان میں سحری میں جگانے والوں کو ان کی اس خدمت کے معاوضہ میں دیا جاتا ہے اوراس گاوں کی انتظامی کمیٹی عوام کومطلع بھی کرتی ہے کہ ہرگھر سے ایک صدقۂ فطرسحری جگانے والوں کو دیا جائے اس سلسلہ میں خوب سوچ لیں کہ صدقۂ فطرکسی محنت کی اجرت پرنہیں دیا جاسکتا بلکہ وہ مساکین کا حق ہے ہاں !اگرسحری جگانے والامفلس ومسکین ہواوراس کوسحری جگانے کا معاوضہ الگ سے دیا جائے اورساتھ میں ویسے ہی صدقہ فطربھی دیدیں تو کوئی بات نہیں ہے بہرحال سحری جگانے والوں کوان کی اس محنت کے عوض جولوگ صدقہ فطرادا کرتے ہیں ان کا صدقہ فطرادانہیں ہوتا جب کہ وہ ان کی اس محنت کے عوض میں دیا گیا ہواس سلسلہ میں خوب تحقیق کرلیں۔

صلہ اور انعام کی رات

شب عید یعنی عید سے پہلے کی رات بڑی برکت والی اور اہم رات ہے جس میں روزہ داروں کو ان کی محنت ، اطاعت ، تلاوت وغیرہ کا صلہ ملتا ہے بہت سے لوگ اس رات کو بھی شہر کے پررونق راستوں میں مصروف نظر آتے ہیں اس غفلت میں بہت سے لوگ مبتلا ہیں اس سے پرہیز کرنا لازمی ہے پروردگار عالم اپنے بندوں کو انعام اور صلہ دے رہے ہیں اور اس کے بندے اس انعام اور صلہ سے غافل اور لاپرواہ دوسرے امور میں لگے ہوئے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس غفلت سے بچائے ۔

نماز عید میں کوتاہیاں

چونکہ یہ نماز سال میں صرف دو بار پڑھی جاتی ہے اس لئے اکثر لوگوں کو اس نماز کا طریقہ یاد ہی نہیں رہتا عمر گزر جاتی ہے لیکن ہر عید کو انہیں نماز عید ادا کرتے ہوئے اِدھر اُدھر دوسروں کی نماز کو دیکھنا پڑتا ہے اس سلسلہ میں بہتر یہ ہے کہ وہ عید سے چند دن پہلے غور کرلیں کہ عید کی نماز کا طریقہ کیا ہے؟ احادیث میں حضور ﷺ کے نماز عید پڑھنے کے وقت کے سلسلہ میں یہ بات ملتی ہے کہ نماز عید میں تاخیر نہیں ہوتی تھی بہتر یہ ہے کہ نماز عید میں بہت دیر نہ کی جائے ہندوستان میں بعض دیہات ایسے بھی ہیں جہاں امامت بھی وراثت میں انہیں ملتی ہے اور ان میں بعض اماموں کی حالت یہ ہوتی ہے کہ خطبہ اور سورہ فاتحہ تک درست نہیں پڑھ سکتے ایسوں کی امامت کو فقہائے کرام نے مکروہ لکھا ہے لہٰذا ایسی رسم کو مٹائیں اور لیاقت واہلیت کی بنیاد پر امام وخطیب کا تقرر کریں۔

عید کی نماز اصلاً عیدگاہ میں پڑھنا سنت ہے بغیر کسی مجبوری کے عیدگاہ چھوڑ کر مسجد میں نماز عید پڑھنا سنت کے خلاف ہے البتہ معذور لوگوں کے لئے مسجد میں نماز عید پڑھنا درست ہے ۔ آج کل بڑے شہروں میں عیدگاہوں کی قلت ہے سارے مسلمانوں کا عیدگاہوں میں نماز ادا کرنا بھی مشکل ہے اس لئے آج کل یہ بھی ایک عذر ہے ایسی صورت میں مساجد میں نمازِ عید پڑھنا خلاف سنت نہیں ہے۔

عیدگاہ میں ہم اللہ کی بارگاہ میں پہنچتے ہیں اور اللہ کی بارگاہ میں اللہ کے محبوب بندوں کا لباس پہن کر جانا چاہیے مگر افسوس کہ آج کے فیشن پرست لوگ عیدگاہ میں اللہ کے باغیوں یعنی یہود بے بہبود کا لباس پہن کر آتے ہیں۔

نماز عید میں عموما یہ مرض عام ہے کہ نماز عید کی صفیں ٹیڑھی ترچھی اور بے ترتیب ہوتی ہیں حالانکہ جس طرح نماز پنج گانہ اور جمعہ کے لئے صف کا درست ہونا ضروری ہے اسی طرح عیدین میں بھی ضروری ہے۔

بعض لوگ عید کے خطبہ کے دوران باتیں کرتے چلتے پھرتے نظر آتے ہیں حالانکہ عیدین کا خطبہ سننا واجب ہے اور واجب کو چھوڑنا گناہ ہے بعض لوگ خطبہ عید کے دوران کسی مدرسہ یا مسجد کا چندہ کرتے ہیں حالانکہ جب خطیب منبر پر ہو تو یہ بھی ممنوع ہے۔

نماز عید میں سارے ہی مسلمان نئے کپڑے پہنتے ہیں بعض فیشن پرست غفلت یا تکبر کی وجہ سے اپنا پائجامہ، لنگی وغیرہ ٹخنے سے نیچے پہنتے ہیں حالانکہ حضور ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ پائجامہ کو ٹخنے سے نیچے پہننے والے کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائیں گے اور نہ اس سے کلام فرمائیں گے عیدگاہ کو اللہ کی رحمت لینے کیلئے اور مغفرت پانے کیلئے جانا چاہئے اور ایسے انداز میں جاکر اللہ کی ناراضگی کو لے کر واپس آنا عقلمندی کی بات نہیں اللہ تعالیٰ ایسی غفلت سے ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

❁ ❁ ❁ ❁

بّسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ : مَنْ حَفَّظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا مِنْ اَمْرِ دِیْنِھَا بَعَثَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فِیْ زُمْرَۃِ الْفُقَھَاءِ وَالْعُلَماء

’’فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے میری اُمت کو اُس کے دین کے معاملے میں چالیس حدیثیں یاد کرائیں، اللہ تعالیٰ اُس کو قیامت کے دن فقہاء اور علماء کی جماعت میں اُٹھائیں گے‘‘

ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن اُس کی سفارش کروں گا۔

رمضان اور روزہ سے متعلق

﴿چالیس حدیثیں﴾

نبی کریم ﷺ کا رمضان کا اہتمام فرمانا

(۱) عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَتَحَفَّظُ مِنْ شَعْبَانَ مَا لَا یَتَحَفَّظُ مِنْ غَیْرِہٖ ثُمَّ یَصُوْمُ لِرُؤْیَۃِ رَمَضَانَ فَاِنْ غُمَّ عَلَیْہِ عَدَّ ثَلَاثِیْنَ یَوْمًا ثُمَّ صَامَ O (ابوداؤد:۳۱۸/۱، مشکوۃ شریف:۱۷۴/۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جتنا شعبان کے ایام گننے کا اہتمام کرتے تھے اتنا دیگر کسی مہینہ کا اہتمام نہ فرماتے تھے، پھر رمضان کا چاند دیکھ کر روزہ رکھتے، اگر مطلع ابر آلود ہوتا تو (۳۰) کا عدد پورا فرماتے تھے۔

رمضان کی برکتوں کا اثر

(۲) عَنْ أَبِیْ ھُرَیْرَۃَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّۃِ وَغُلِّقَتْ

أَبُوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِO (مسلم شریف:۳٤٦/۱، بخاری شریف:۲۵۵/۱، مشکوٰۃ شریف : ۱۷۳/۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ ’’جب رمضان کا مہینہ داخل ہوتا ہے تو آسمان کے دروازے (اور ایک روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے اور ایک روایت میں ہے کہ رحمت کے دروازے) کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیریں پہنادی جاتی ہیں۔

روزہ داروں کے لئے جنت کا خصوصی دروازہ

(۳) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** ﷺ **فِيْ الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ** (بخاری شریف: ۲٥٤/۱، مسلم شریف : ۳٦٤/۱، مشکوٰۃ شریف: ۱۷۳/۱، شعب الایمان للبیھقی : ۳۹٦/۳)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں کہ ’’جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں ایک دروازہ ’’ریان‘‘ نامی ہے جس میں صرف روزہ دار داخل ہوں گے‘‘

(۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** ﷺ **مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ** (بخاری شریف : ۲۵۵/۱، حدیث:۱۸٦۳، مسلم شریف:۲۵۹/۱، مشکوٰۃ شریف:۱۷۳/۱)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ ’’جو شخص ایمان اور طلبِ ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھے اس کے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور جو شخص ایمان اور اخلاص کے ساتھ رمضان میں عبادت کرے اس کے گذشتہ معاصی معاف کردیئے جائیں گے، اسی طرح جو شخص شبِ قدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ مشغولِ عبادت رہے اس کے بھی پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

روزہ کا خصوصی ثواب

(۵) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بَعَشْرِ أَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمُ فَاِنَّهُ لِیْ وَأَنَا أَجْزِیْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَطَعَامَهُ مِنْ أَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ وَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَاِنَّ سَابَّهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ (بخاری شریف: ۲۵۵/۱، مسلم شریف: ۳۶۳/۱، مشکوٰۃ شریف: ۱۷۳/۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ ”آدمی کے ہر عمل کا اجر دس سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ روزہ اس (تحدید) سے مستثنیٰ ہے اس لئے کہ وہ صرف میرے (اللہ) کے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ مرحمت فرماؤں گا، کیوں کہ روزہ دار اپنی خواہش اور کھانے پینے کو صرف میرے لئے چھوڑتا ہے روزہ دار کے لئے دو (خاص) فرحتیں ہیں ایک اس کے افطار کے وقت اور دوسرے پروردگارِ عالم سے ملاقات کے وقت اور روزہ دار کے منہ سے آنے والی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے اور روزہ (گناہوں سے) ڈھال ہے اور جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو بری بات زبان سے نہ نکالے اور نہ گالی گلوچ کرے اور جب کوئی اسے برا بھلا کہے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے جواب دے دیں کہ میں روزہ دار شخص ہوں“

رمضان میں خیر کی توفیق

(۶) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ أَوَّلُ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ وَمَرَدَةُ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ

يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِىْ مُنَادٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ أَقْبِلْ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَ ذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ (ترمذی:۱/۱۴۷، ابن ماجہ:۱۱۹، مشکوٰۃ شریف: ۱/۱۷۳)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا اِرشاد ہے کہ’’جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنات قید کردیئے جاتے ہیں اور جہنم کے سب دروازے بند کردیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی بھی دروازہ نہیں کھولا جاتا اور جنت کے سب دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ان میں سے کوئی دروازہ بند نہیں کیا جاتا اور ایک آواز لگانے والا آواز دیتا ہے کہ اے خیر کے طلب گار! آگے بڑھ اور اے برائی کا اِرادہ کرنے والے پیچھے ہٹ اور اللہ کے لئے (رمضان میں) بہت سے لوگ جہنم سے آزاد ہوتے ہیں اور یہ معاملہ ہر رات ہوتا ہے‘‘

روزہ اور قرآنِ کریم کی سفارش

(۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلصِّيَامُ وَالْقُرْآنُ يَشْفَعَانِ لِلْعَبْدِ يَقُوْلُ الصِّيَامُ أَىْ رَبِّ اِنِّىْ مَنَعْتُهُ الطَّعَامَ وَالشَّهَوَاتِ بِالنَّهَارِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ وَيَقُوْلُ الْقُرْآنُ مَنَعْتُهُ النَّوْمَ بِاللَّيْلِ فَشَفِّعْنِىْ فِيْهِ فَيُشَفَّعَانِ

(مسند امام أحمد بن حنبل : ۱۷۴/۲، حدیث : ۶۶۲۶، مشکوٰۃ شریف: ۱/۱۷۳، جامع الأحادیث :۱۳۷۹۸)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن کریم بندہ کے لئے (اللہ کے دربار میں) سفارش کریں گے ، روزہ کہے گا کہ اے پروردگار! میں نے اس کو دن میں کھانے اور خواہشات سے روکے رکھا، لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما اور قرآن کہے گا کہ اے پروردگار! میں نے اسے رات کو سونے سے روکے رکھا لہٰذا اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، چناں چہ ان دونوں کی سفارشیں قبول کی جائیں گی۔

روزہ دار کی دعاء رَد نہیں ہوتی

(۸) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : الصَّائِمُ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهٗ (مصنف ابن ابی شیبه:۲/۲۷۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ روزہ دار کی دعاء رَد نہیں کی جاتی۔

(۹) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ الصَّائِمُ حِیْنَ یَفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ "الخ" (الترغیب و الترهیب:۲/۵۳، شعب الایمان:۳/۳۰۰، حدیث:۳۵۹٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا، کہ تین شخصوں کی دعائیں رَد نہیں کی جاتیں۔(۱) روزہ دار کی افطار کے وقت کی دعاء (۲) عادل بادشاہ کی دعاء (۳) مظلوم کی دعاء

رمضان میں پیغمبر علیہ السلام کا جود وکرم

(۱۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ أَطْلَقَ کُلَّ أَسِیْرٍ وَأَعْطٰی کُلَّ سَائِلٍ (بیهقی فی شعب الایمان: ۳/۳۱۱، حدیث:۳۶۲۹، مشکوٰة شریف:۱/۱۷٤)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رمضان کا مہینہ آتا تو آنحضرت ﷺ ہر قیدی کو چھوڑ دیتے اور ہر سائل کی مراد پوری فرماتے تھے۔

رمضان کے استقبال میں جنت کی آرائش

(۱۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَأْسِ الْحَوْلِ اِلٰی حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا کَانَ أَوَّلُ یَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ هَبَّتْ رِیْحٌ تَحْتَ الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَی الْحُوْرِ الْعِیْنِ فَیَقُلْنَ یَا رَبِّ اجْعَلْ

لَّـــنَـا مِنْ عِبَادِکَ أَزْوَاجًا تَقِرُّبِهِمْ أَعْيُـنُـنَا وَتَقِرّ أَعْيُنُهُمْ بِنَا (بیهقی فی شعب الایمان :۳/۳۱۲، حدیث:۳۶۳۳، مشکوٰۃ شریف:۱/۱۷۴)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں کہ ’’رمضان کے لئے جنت کو شروع سال سے اگلے سال تک سجایا جاتا ہے، پھر جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو ایک مخصوص ہوا عرشِ خداوندی کے نیچے سے جنت کے پتوں سے گزرتی ہوئی خوبصورت حوروں تک پہنچتی ہے تو وہ عرض کرتی ہیں، اے پروردگار! ہمارے لئے اپنے بندوں میں سے ایسے جوڑے منتخب فرما، جن سے ہماری آنکھوں کو ٹھنڈک نصیب ہو اور ان کو ہمارے ذریعہ سے آنکھوں کا چین نصیب ہو‘‘

سحری کی فضیلت

(۱۲) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** ﷺ **تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِيْ السَّحُوْرِ بَرَكَةً .** (بخاری شریف:۱/۲۵۷، مسلم شریف:۱/۳۵۰، مشکوٰۃ شریف: ۱/۱۷۵)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ سحری کھایا کرو اس لئے کہ سحری کھانا باعث برکت ہے۔

(۱۳) عَنْ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہ **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** ﷺ **فَصْلُ مَابَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ أُكْلَةُ السَّحْرِ .** (مسلم شریف:۱/۳۵۰، مشکوٰۃ شریف:۱/۱۷۵)

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے آنحضرت ﷺ کا یہ اِرشاد مروی ہے کہ اہل کتاب اور ہمارے روزہ کے درمیان فرق سحری کھانا ہے۔

افطار میں جلدی کرنے کا حکم

(۱۴) عَنْ سَهْلٍ رضی اللہ عنہ **قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ** ﷺ **لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ .** (بخاری شریف:۱/۲۶۳، مسلم شریف :۱/۳۵۱، مشکوٰۃ شریف:۱/۱۷۵)

حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اِرشادفرمایا کہ لوگ جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے خیر پر رہیں گے۔

(۱۵) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی أَحَبُّ عِبَادِیْ اِلَیَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا . (ترمذی شریف : ۱۵۰/۱، مشکوٰۃ شریف: ۱۷۵/۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اِرشاد فرمایا کہ میرے بندوں میں مجھے سب سے زیادہ محبوب وہ ہیں جو (وقت ہونے کے بعد) سب سے زیادہ افطار میں جلدی کرنے والے ہوں۔

کھجور یا پانی سے افطار کا حکم

(۱۶) عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰی تَمرٍ فَاِنَّهُ بَرَكَةٌ فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلٰی مَاءٍ فَاِنَّهُ طَهُوْرٌ . (ترمذی شریف : ۱۴۹/۱، مشکوٰۃ شریف : ۱۷۵/۱)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص افطار کا اِرادہ کرے تو کھجور سے افطار کرے کہ وہ باعث برکت ہے اور اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کرے کیوں کہ وہ پاکیزہ ہے۔

روزہ دار کو افطار کرانے کا ثواب

(۱۷) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ . (بیھقی فی شعب الایمان:۴۱۸/۳، حدیث:۳۹۵۳، مشکوٰۃ شریف:۱۷۵/۱)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کا اِرشاد نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی روزہ دار کو افطار کرائے یا کسی مجاہد کا سامان سفر تیار کرائے تو اسے بھی اس کے مثل اجر ملے گا۔

روزہ کے دوران ناجائز امور سے اجتناب نہ کرنا

(۱۸) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِیْ أَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ

(بخاری شریف: ۲۵۵/۱، مشکوٰۃ شریف: ۱۷۶/۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ جو شخص (روزہ میں) ناجائز کلام کرنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس شخص کے کھانے پینے کو چھوڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

روزہ کی حالت میں زبان کی حفاظت کا اہتمام

(۱۹) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَ صَوْمُ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَجْهَلْ فَاِنْ جَهِلَ عَلَيْهِ أَحَدٌ فَلْيَقُلْ اِنِّیْ امْرُؤٌ صَائِمٌ

(مصنف ابن ابی شیبہ : ۲۷۲/۲)

حضرت ابوہریرہ کی روایت ہے کہ پیغمبر علیہ الصلاۃ والسلام نے اِرشاد فرمایا کہ تم میں سے جس کا کسی دن روزہ ہو تو نہ تو بے حیائی کی بات کرے نہ جہالت کا ثبوت دے اور اگر کوئی اس پر جاہلانہ طور پر چڑھ آئے تو اسے یہ جواب دے کہ میں آج روزہ دار ہوں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ : ۲۷۲/۲)

(۲۰) عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا صَامَ مَنْ ظَلَّ يَأْكُلُ لُحُوْمَ النَّاسِ. (مصنف ابن ابی شیبہ : ۲۷۳/۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ جو شخص لوگوں کے گوشت کھاتا رہا (یعنی غیبتیں کرتا رہا) اس نے (گویا) روزہ ہی نہیں رکھا۔

روزہ میں غیبت کی نحوست

(۲۱) عَنْ عُبَيْدٍ رضی اللہ عنہ مَوْلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ صَامَتَا وَأَنَّ رَجُلًا قَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ اِنَّ هٰهُنَا امْرَأَتَيْنِ قَدْ صَامَتَا وَاِنَّهُمَا قَدْ كَادَتَا أَنْ تَمُوْتَا مِنَ الْعَطَشِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ٥ أَوْ سَكَتَ ٥ ثُمَّ عَادَ وَأَرَاهُ قَالَ

بِالْهَاجِرَةِ قَالَ : يَانَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّهُمَا وَاللّٰهِ قَدْ مَاتَتَا أَوْ كَادَتَا أَنْ تَمُوْتَا قَالَ أُدْعُهُمَا قَالَ : فلجاءَ تَا قَالَ فَجِيَّ بِقَدَحٍ o أَوْعُسٍّ فَقَالَ لِاحْدَا هُمَا قِيْئِىْ فَقَاءَ تْ مِنْ قَيْحٍ وَدَمٍ وَصَيْدٍ وَلَحْمٍ عَبِيْطٍ وَغَيْرَهُ حَتّٰى مَلَاتِ الْقَدَحُ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هَاتَيْنِ صَامَتَا عَمَّا أَحَلَّ اللّٰهُ وَأَفْطَرَتَا عَلٰى مَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمَا جَلَسَتْ اِحْدَاهُمَا اِلٰى الْأُخْرىٰ فَجَعَلَتَا يَأْكُلَانِ لُحُوْمَ النَّاسِ

(مسند احمد:٥/ ٤٣١)

آنحضرت ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ دوعورتوں نے روزہ رکھا تو ایک شخص نے (آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آکر) عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہاں دو روزہ دار عورتیں پیاس کے مارے موت کے دہانے تک پہنچ گئی ہیں، آنحضرت ﷺ نے اس سے اعراض فرمایا اور خاموش رہے، اس نے پھر یہی بات دہرائی اور غالبًا یہ بھری دوپہر کا وقت تھا، اس نے عرض کیا کہ، اے اللہ کے نبی ﷺ! قسم بخدا وہ دونوں عورتیں مرنے کے بالکل قریب پہنچ چکی ہیں (مقصد تھا کہ آپ انہیں افطار کی اجازت دے دیں) آپ ﷺ نے ان دونوں عورتوں کو بلانے کا حکم دیا۔ چنانچہ وہ دونوں حاضر ہوگئیں، راوی فرماتے ہیں کہ پھر ایک پیالہ یا کٹورا لایا گیا اور نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں میں سے ایک سے فرمایا کہ اس میں قے کرو تو اس نے پیپ یا خون اور گوشت کی قے کی، یہاں تک کہ آدھا پیالہ بھر گیا، پھر آپ ﷺ نے دوسری عورت کو قے کرنے کا حکم دیا، چنانچہ اس نے بھی پیپ اور خون اور تازہ گوشت کی قے کی حتی کہ پیالہ بھر گیا۔ پھر آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ ان دونوں عورتوں نے حلال پر روزہ رکھا، حرام بات پر افطار کیا، یہ دونوں پاس بیٹھ کر لوگوں کا گوشت کھاتی رہیں (یعنی غیبت کرتی رہیں) العیاذ باللّٰہ .

روزہ میں بھول کر کھا، پی لینا

(۲۲) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ نَسِیَ وَهُوَ صَائِمٌ فَأَكَلَ أَوْ شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ .

(بخاری شریف: ۲۵۹/۱، مسلم شریف: ۳٦٤/۱، مشکوٰۃ شریف: ۱۷٦/۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ ''جو شخص روزہ سے ہو اور بھول کر کھا پی لے تو (اس کا روزہ نہیں ٹوٹا) وہ اپنا روزہ پورا کرے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلایا پلایا ہے۔

روزہ میں مسواک کرنا

(۲۳) عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَا لَا أُحْصِيْ يَتَسَوَّكُ وَهُوَ صَائِمٌ (ترمذی شریف: ۱۵٤/۱، ابو داؤد شریف: ۳۲۲/۱، مشکوٰۃ شریف: ۱۷٦/۱)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے بے شمار مرتبہ آنحضرت ﷺ کو روزہ کی حالت میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

رمضان کے روزہ کی تلافی نہیں ہوسکتی

(۲۴) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يُقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَاِنْ صَامَهٗ . (ترمذی شریف : ۱۵۳/۱، ابو داؤد شریف : ۳۲٦/۱، مشکوٰۃ شریف : ۱۷۷/۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ ''جو شخص رمضان کے ایک دن کا روزہ بغیر کسی عذر اور بیماری کے چھوڑ دے تو زمانہ بھر کا روزہ رکھنا بھی اس کی تلافی نہیں کرسکتا، اگرچہ وہ روزہ رکھتا ہے۔

(۲۵) عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رُبَّ صَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ صِيَامِهٖ اِلَّا الْجُوْعُ وَ رُبَّ قَائِمٍ لَيْسَ لَهٗ مِنْ قِيَامِهٖ اِلَّا السَّهَرُ

(ابن ماجہ شریف حدیث : ۱٦۹۰، ومثلہ فی المشکاۃ : ۱۷۷/۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے بدلہ میں سوائے بھوک کے کچھ نہیں ملتا (اس لئے کہ وہ روزہ کے تقاضوں پر عمل نہیں کرتے) اور بہت سے رات میں جاگ کر عبادت کرنے والے ایسے ہیں جن کو

رات جگائی کے علاوہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔

سفر میں روزہ نہ رکھنے کی رخصت

(۲۶) عَنْ عَائِشَةَ ؓ قَالَتْ اِنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيّ ؓ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَصُوْمُ فِى السَّفَرِ ؟ وَكَانَ كَثِيْرَ الصِّيَامِ فَقَالَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ . (بخاری شریف:۲۶۰/۱، مسلم شریف:۲۵۷/۱،مشکوٰۃ شریف :۱۷۷/۱)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک صحابی حضرت حمزہ ابن عمرو الاسلمی ؓ نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ میں سفر میں بھی روزہ رکھوں؟ اور وہ بہت کثرت سے روزہ رکھنے والے تھے تو آنحضرت ﷺ نے جواب میں فرمایا تمہاری مرضی ہو تو روزہ رکھو اور جی چاہے تو روزہ نہ رکھو۔

روزہ سے تندرستی میں اضافہ

(۲۷) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُغْزُوْا تَغْنِمُوْا وَصُوْمُوْا تَصِحُّوا وَسَافِرُوْا تَسْتَغْنُوْا (الطبرانی فی الأوسط :۱۴۴/۹، حدیث:۸۳۰۸، الترغیب و الترھیب ۴۹/۲)

حضرت ابو ہریرہ ؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ جہاد کرو مالِ غنیمت حاصل کرو گے اور روزہ رکھو صحت مند رہو گے اور سفر کرو دوسروں سے بے نیاز رہو گے۔

روزہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ڈھال ہے

(۲۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِی الْعَاصِ عَنْ نَبِیِّ اللّٰهِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ يَسْتَجِنُّ بِهَا الْعَبْدُ مِنَ النَّارِ (الطبرانی فی الکبیر حدیث:۸۳۸۶/۹، الترغیب والترھیب:۵۰/۲)

حضرت جابر ؓ آنحضرت ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ روزہ ایسی ڈھال ہے کہ جس سے بندہ جہنم سے بچاؤ کرتا ہے۔

روزہ بدن کی زکوٰۃ ہے

(۲۹) عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصِّیَامُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَعَلٰی کُلِّ شَیْءٍ زَکوٰةٌ وَ زَکوٰةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ (شعب الایمان ۲۹۲/۳ حدیث:۳۵۷۷، الترغیب و الترهیب:۵۱/۲)

حضرت ابوہریرہ ﷛ کی روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ روزہ آدھا صبر ہے اور ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے۔

روزہ بے نظیر عبادت ہے

(۳۰) عَنْ أَبِیْ اُمَامَةَ ﷛ قَالَ قُلْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ قَالَ عَلَیْکَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَا عَدْلَ لَهٗ (الترغیب و الترهیب ۵۲/۲، صحیح ابن حبان ۱۸۰/۵ حدیث:۳٤۱۷)

حضرت ابوامامہ باہلی ﷛ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتادیں جو مجھے جنت تک پہنچادے، تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ تم روزے رکھا کرو اس لئے کہ وہ بے مثال عمل ہے۔

روزہ کا عظیم الشان فائدہ

(۳۱) عَنْ أَبِیْ الدَّرْدَاءِ ﷛ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَامَ یَوْمًا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ جَعَلَ اللّٰهُ بَیْنَهٗ وبین النار خندقا کما بین السماء و الارض
(الترغیب و الترهیب ۵۲/۲، الطبرانی فی الأوسط حدیث:۳۵۹۸)

حضرت ابوالدرداء ﷛ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھے اللہ تعالیٰ اس کے اور دوزخ کے درمیان اتنی بڑی خندق حائل کردیتے ہیں جتنی مسافت زمین اور آسمان کے درمیان ہے۔

روزہ سے گناہوں کا کفارہ

(۳۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِالْخُدْرِیِّ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَعَرَفَ حُدُوْدَهٗ ، وَتَحَفَّظَ مِمَّا يَنْبَغِیْ لَهٗ أَنْ يَّتَحَفَّظَ كُفِّرَ مَا قَبْلَهٗ

(الترغیب و الترھیب ۵۵/۲، صحیح ابن حبان : ۵۸۳/۵ حدیث:۳٤۲٤)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص رمضان کا روزہ رکھے اور اس کے حدود کی رعایت رکھے اور جن چیزوں کی نگہداشت کرنی چاہئے ان کی نگرانی کرے تو اس کے گذشتہ معاصی کا کفارہ ہوجائے گا۔

افطار کے وقت جہنم سے آزادی

(۳۳) عَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عِنْدَ كُلِّ فِطْرٍ عُتَقَاءَ (مسند احمد بن حنبل :۲۵٦/۵، الترغیب و الترھیب :٦۳/۲)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر افطار کے وقت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت سے لوگوں کو جہنم سے آزادی کا پروانہ ملتا ہے۔

اُمتِ محمدیہ پر پانچ خصوصی عنایتیں

(۳۴) عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أُعْطِيَتْ أُمَّتِیْ خَمْسُ خِصَالٍ فِیْ رَمَضَانَ لَمْ تُعْطَهُنَّ أُمَّةٌ قَبْلَهُمْ : خَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُمُ الْحِيْتَانُ حَتّٰى يُفْطِرُوْا وَيُزَيِّنُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلَّ يَوْمٍ جَنَّتَهٗ ثُمَّ يَقُوْلُ : يُوْشِكُ عِبَادِیْ الصَّالِحُوْنَ أَنْ يُلْقُوْا عَنْهُمُ الْمَؤُنَةَ وَيَصِيْرُوْا اِلَيْكَ وَتُصَفَّدُ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ فَلَا يَخْلُصُوْا فِيْهِ اِلٰى مَا كَانُوْا يَخْلُصُوْنَ اِلَيْهِ فِیْ غَيْرِهٖ وَيُغْفَرُ لَهُمْ فِیْ آخِرِ

لَیْلَةٌ قِیْلَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ أَھِیَ لَیْلَةُ الْقَدْرِ ؟ قالَ : لَا وَلٰکِنَّ الْعَامِلَ اِنَّمَا یُوَفّٰی أَجْرَہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَہٗ (مسند احمد بن حنبل :۲۹۲/۲، شعب الایمان: ۳۰۳/۳، الترغیب و الترھیب :۵۵/۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ میری اُمت کو رمضان کے بارے میں پانچ چیزیں خصوصیت کے ساتھ مرحمت فرمائی گئی ہیں جو پہلی اُمتوں کونہیں دی گئیں:

(۱) روزہ دار کے منہ کی بواللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

(۲) ان کے لئے سمندر کی مچھلیاں افطار کے وقت تک استغفار کرتی رہتی ہیں۔

(۳) اوراللہ تعالیٰ ہر روز اپنی جنت کو آراستہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ عنقریب میرے نیک بندے (دنیا کی) مشقت اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آئیں گے۔

(۴) اور سرکش شیطان رمضان میں قید کردیئے جاتے ہیں، جس کی وجہ سے وہ رمضان کے زمانہ میں ان برائیوں تک نہیں پہنچتے جن برائیوں کی طرف غیر رمضان میں پہنچ جاتے ہیں۔

(۵) اور رمضان کی آخری رات میں ان کے لئے مغفرت کا فیصلہ کیا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا یہ مغفرت شب قدر میں ہوتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایانہیں! بلکہ دستور یہ ہے کہ کام ختم ہونے پر مزدور کو پوری اجرت سے نوازا جاتا ہے۔

رمضان میں لاکھوں افراد کی جہنم سے خلاصی

(۳۵) **عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ سِتَّ مِائَةِ أَلْفِ عَتِیْقٍ مِنَ النَّارِ فَاِذَا کَانَ آخِرُ لَیْلَةٍ أَعْتَقَ اللّٰہُ بِعَدَدِ مَنْ مَضٰی** (شعب الایمان للبیھقی :۳۰۳/۳، الترغیب والترھیب: ۶۳/۲)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ

رمضان المبارک کی ہر رات میں چھ لاکھ لوگوں کو جہنم سے آزاد کرتا ہے اور جب آخری رات ہوتی ہے تو گذشتہ آزاد شدہ لوگوں کے بقدر لوگ (ایک ہی رات میں) آزاد کئے جاتے ہیں۔

جو رمضان کی برکت سے محروم رہ جائے وہ مستحق بددعاء ہے

(۳۶) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُحْضُرُوْا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا ، فَلَمَّا ارْتَقٰى دَرَجَةً قَالَ : آمِيْن، فَلَمَّا ارْتَقٰى الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ : آمِيْن، فَلَمَّا ارْتَقٰى الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ : آمِيْن، فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْكَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نُسْمِعُهُ ؟ قَالَ : اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِيْ فَقَالَ بَعُدَ مَنْ اَدْرَكَ رَمَضَانَ فَلَمْ يُغْفَرْ لَهُ قُلْتُ : آمِيْن، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّانِيَةَ قَالَ : بَعُدَ مَنْ ذُكِرْتَ عِنْدَهُ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ فَقُلْتُ : آمِيْن، فَلَمَّا رَقِيْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ : بَعُدَ مَنْ اُدْرِكَ أَبَوَيْهِ الْكِبَرِ عِنْدَهُ أَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ يُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ : آمِيْن (الترغیب الترھیب : ۵۶/۲، شعب الایمان: ۲۱۵/۲ حدیث:۱۵۷۲)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں منبر سے قریب ہونے کا حکم دیا ہم حاضر ہوگئے ، پھر جب آپ ﷺ نے منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا ''آمین'' ، جب دوسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا ''آمین'' ، جب تیسرے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا ''آمین'' ، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ! آج ہم نے آپ سے ایسی بات سنی جو پہلے نہ سنی تھی تو آپ ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا) اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے یہ بددعاء کی تھی کہ وہ شخص ہلاک ہو جسے کوئی رمضان کا مہینہ ملے ، پھر اس کی مغفرت نہ ہو تو میں نے کہا آمین ، پھر جب دوسرے

درجہ پر قدم رکھا تو انہوں نے کہا وہ شخص برباد ہو جس کے سامنے آپ ﷺ کا ذکر مبارک کیا جائے اور وہ آپ ﷺ پر درود نہ بھیجے، تو میں نے کہا آمین، پھر جب تیسرے درجہ پر چڑھا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ وہ شخص بھی ہلاک ہو جو اپنی زندگی میں اپنے والدین یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے کے زمانہ میں پائے اور وہ اسے جنت میں داخل نہ کرائیں تو میں نے کہا ''آمین''

افطار کے مسنون کلمات

(۳۷) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ :كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا اَفْطَرَ ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ (سنن الدار قطنی :١٦٤/٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ افطار کے وقت یہ کلمات ارشاد فرماتے تھے (جن کا ترجمہ یہ ہے) پیاس جاتی رہی، رگیں تر ہوگئیں اور ثواب طے ہو چکا انشاءاللہ تعالیٰ

افطار کی دعاء

(۳۸) عَنْ مَعَاذِ بْنِ زَهْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا أَفْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ (أبو داوٗد : ٣٢٢/١)

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں یہ روایت پہنچی ہے کہ آنحضرت ﷺ افطار کے وقت اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (اے اللہ میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے دیئے ہوئے رزق سے افطار کیا) پڑھا کرتے تھے۔

رمضان کے آخری عشرہ میں عبادت کا اہتمام

(۳۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ أَحْيَى اللَّيْلَ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ وَجَدَّ وَشَدَّ الْمِئْزَرَ (مسلم شريف: ٣٧٢/١، بخاری شريف : ٢٧١/١، المنتقى:١٤٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اِرشاد فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو آنحضرت ﷺ راتوں رات عبادت میں مشغول رہتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے اور کمر کس لیتے تھے۔

(۴۰) **قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْتَهِدُ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مَالَا يَجْتَهِدُ فِيْ غَيْرِهَا** (مسلم شریف حدیث:۱۱۷۵، شعب الایمان للبیهقی :۳/۳۱۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ آخری عشرہ میں عبادت میں جس قدر محنت فرماتے تھے اتنا دوسرے ایام میں نہیں فرماتے تھے۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ضروری بات

ہم ماہِ رمضان میں کیسے رہیں؟ نامی اس کتاب کے آخر میں ہم نے رمضان المبارک سے متعلقہ چالیس حدیثیں الگ سے مستقل نقل کی ہیں، اگر چہ کہ بعض احادیث کتاب کے درمیان آچکی ہیں، اس کی وجہ اللہ کے ایک بندے کی وہ فکر آخرت ہے جس کو ایک حدیث نے بیدار کیا ہے جو چالیس احادیث کے نقل کرنے سے پہلے نقل کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ اس بندۂ خدا کو صحت عطا فرمائے اور ان کی تمنائے آخرت کو پورا فرمائے۔ آمین۔